صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 25 جنوری 2010ء بمطابق 9 صفر 1431 ہجری سہ پہر چار بجکر پچپن منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وعداللہ الزین امنوامنکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کمااستخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبد لنھم من بعد خوفھم امنا ط یعبد ننی لا یشرکون بی شیاً طومن کفربعد ذلک فاولیک ھم الفسقون واقیمواالصلوۃ واتواالزکوۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون ، لاتحسبن الذین کفروامعجزین فی الارض وماوھم النار ولبس المصیر۔

(ترجمہ): اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے ان کیلئے انکے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کردے گا۔ جسے اللہ تعالے نے ان کے حق میں پسند کیا اور ان کے موجودہ حالت خوف کو امن میں بدل دے گا۔ بس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔ نماز قائم کرو، زکواۃ دو، اور رسول کی اطاعت کرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔ جو لوگ کفر کر رہے ہیں ان کے متعلق اس غلط فہمی میں نہ رہو کہ وہ زمین میں اللہ کو عاجز کر دیں گے۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ براہی ٹھکانا ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو کچھ بھی آپ کو کہنا ہو تو لکھ کر پہلے بھجوایا کریں تاکہ میں اس کو۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جناب سپیکر! اگر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جناب سپیکر، اگر مجھے ذرا سن لیں دو منٹ تو باقی میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں وہی کہتا ہوں نا کہ اگر آپ کی ریزولیوشن یا کچھ بھی ہو، لکھ کر مجھے بھجوایا کریں تاکہ میں خود بھی اس کے ساتھ آگے ہاؤس کو چلاتا رہوں۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: جناب سپیکر، ٹھیک ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو مہربانی کر کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی وہ تو پروسیجر کے تحت ہوتا ہے، آپ ایک ادھر جمع کریں نا، ابھی خیر ہے موقع مل جائے گا۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر، چونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ہی کر لیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر، ایک ضروری مسئلہ ہے، اگر گورنمنٹ سن لے تو Consensus کے ساتھ پھر اس پر ریزولیوشن بھی لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: اگر گورنمنٹ پہلے سن لے تو Consensus کے ساتھ پھر اس پر ریزولیوشن بھی لے آئیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ آپس میں صلاح مشورہ کر لیں۔ جو بھی ریزولیوشن آپ لانا چاہتے ہیں، اگر Consensus کے ساتھ آپ لے آئیں تو بہتر رہے گا اور ایک کاپی پہلے مجھے، کچھ تو لے آئیں نا، تاکہ مجھے پتہ تو چلے کہ آپ کیا لانا چاہ رہے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر۔ سر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ جی۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! ارشاد احمد حقانی کیلئے دعا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سر،۔۔۔۔۔

بیگم شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر! دعا پہلے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چلیں جناب سپیکر، پہلے دعا کروالیں، پھر میں بعد میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، مفتی جانان صاحب، دا دعا اول اوکړئ جی۔ د ارشاد احمد حقانی صاحب د پاره دعا اوکړئ جی، دے بی بی سوال اوکړو۔

(اس مرحلہ پر مرحوم کی مغفرت کیلئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: بسم اللہ شکریہ جی۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر! میں اس وقت جس مسئلے پر بات کررہی ہوں، یہ ہماری اسمبلی کے جملہ سٹاف کے ساتھ Related ہے کہ 1970 سے باقی تین اسمبلیوں میں Late sitting allowance اور Diet allowance ملتا ہے لیکن ہماری اسمبلی میں ان کو نہ تو Late sitting allowance ملتا ہے اور نہ Diet allowance ملتا ہے جبکہ صبح سات بجے، آٹھ بجے یہ لوگ آتے ہیں اور رات کے نو بجے جاتے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، صرف آپکے نالج میں یہ بات لانا چاہتی تھی۔

جناب سپیکر: شکریہ بی بی، اس پر غور کریں گے جی۔ 'کوئسچنز آور' ۔۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: محمد علی خان په دے پسے بیا کوئ کنه، ما وئیل دا 'کوئسچنز آور' به شروع کړو، ستاسو سوالونه خرابیږی۔ په دے پسے به ئے اوکړئ کنه، په دے پسے، بیا ستاسو خپل هاؤس دے چه ستاسو څه خوښه وی، هغه به کوؤ جی۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان، سوال نمبر 707۔

* 707 ۔جناب عبدالاکبر خان: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مردان میں ایک یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹی کے مختلف کیڈرز میں مختلف گریڈز کی آسامیوں پر تقرریاں کی گئی ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا مذکورہ تقرریوں کیلئے قانونی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز امیدواروں و بھرتی شدہ افراد کی تفصیل بمعہ نام، ولدیت اور پتہ بھی فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) تمام تقرریوں کیلئے یونیورسٹیوں میں مروجہ قانونی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، تمام گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی آسامیوں کو تمام بڑے قومی اخبارات اور یونیورسٹی ویب سائٹ پہ باقاعدہ مشتہر کر کے درخواستیں طلب کی گئیں، پھر تمام امیدواروں سے این ٹی ایس طرز کا ٹیسٹ لیا گیا اور اس ٹیسٹ میں پاس ہونے والے امیدواروں سے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی کے سامنے ڈیمانسٹریشن لیا گیا۔ منتخب شدہ امیدواروں کو پھر سلیکشن بورڈ کے سامنے پیش کیا گیا اور سلیکشن بورڈ نے متفقہ طور پر کامیاب اور موزوں امیدواروں کو منتخب کیا۔ ان منتخب شدہ امیدواروں کی لسٹ بمعہ تمام کوائف سینڈیکیٹ کی منظوری کے بعد انکی باقاعدہ تقرری کا نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا جبکہ گریڈ ایک سے سولہ تک کی تمام آسامیوں پر تقرر عبدالولی خان یونیورسٹی آرڈیننس 2009 کے تحت وائس چانسلر کو حاصل اختیارات کے ذریعے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی جو ڈین آف سائنسز، رجسٹرار اور چیئرمین میتھس ڈیپارٹمنٹ عبدالولی خان یونیورسٹی مردان پر مشتمل تھی، کی سفارشات پر موزوں اور اہل امیدواروں کو یونیورسٹی کے قانون کے مطابق تعینات کیا گیا۔ (تفصیل ایوان میں پیش کر دی گئی)

Mr. Speaker: Jee, any supplementary?

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جی، بہت سی سپلیمنٹری ہیں لیکن میری پہلی سپلیمنٹری ہے کہ کیا وزیر صاحب ارشاد فرمائیں گے کہ میرے سوال کا صحیح جواب دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: اچھا، اتنا مشکوک جواب آیا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں جناب سپیکر، آپ میرے سوال کے (ج) جز میں دیکھیں، میں نے پوچھا ہے کہ "آیا مذکورہ تقرریوں کیلئے قانونی طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے نیز امیدواروں

وبھرتی شدہ افراد کی تفصیل بمعہ نام، ولدیت وپتہ فراہم کی جائے"، امیدواروں اور بھرتی شدہ میں جناب سپیکر، فرق ہے، امیدوار جنہوں نے Apply کی ہے اور بھرتی شدہ جو Employee بن گئے ہیں، مطلب ہے Appoint ہو گئے ہیں، انہوں نے ہمیں صرف جو لسٹ بھیجی ہے، وہ Employees list بھیجی ہے جن کی Appointment ہو چکی ہے تو ہمیں کیسے پتہ لگے گا کہ انہوں نے میرٹ کیا ہے جب تک Candidates کی لسٹ جو میں نے مانگی ہے، وہ Candidates کی لسٹ تو ہے ہی نہیں تو میں کیسے کہوں کہ انہوں نے میرٹ کیا ہے یا میرٹ سے کام نہیں لیا ہے؟ جب تک یہ ہمیں Candidates کی لسٹ فراہم نہیں کریں گے کہ ایک ایک پوسٹ کیلئے کتنے کتنے لوگوں نے Apply کی ہے، ان میں سے فلاں کو انہوں نے سلیکٹ کیا ہے، اپوائنٹ کیا ہے تو کیسے مجھے پتہ لگے گا؟ جناب سپیکر، اسلئے تو میں نے پوچھا تھا۔

جناب سپیکر: یہ قاضی صاحب، قاضی ہائر ایجوکیشن کے منسٹر صاحب۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! قاضی آف ایجوکیشن نہیں ہوں، صرف قاضی اسد ہوں۔۔۔۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ بیٹھ جائیں۔ قاضی صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ اختر علی صاحب کو موقع دیتے ہیں، آپ اکٹھے سب جواب دیں گے۔ جی، حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: جناب سپیکر، شکریہ۔ په دیکښے جی زما سپلیمنټری دا دے چه دوئ وئیلے دی چه د ایک نه تر سوله پورے وائس چانسلر ته حاصل اختیارات دی، نو دا تپوس ستاسو په وساطت د منسټر صاحب نه کوم چه آیا د دے اشتهار شوے دے د ایک نه تر سوله پورے او که چرے شوے دے نو هغه اشتهار منسټر صاحب د هاؤس په فلور پیش کولو د پاره مونږ ته یو تاریخ راکولو ته تیار دے جی؟

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی، سپلیمنټری سوال، وړوکے وړوکے سوال کوئ۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، شکریہ۔ میرا بھی سپلیمنٹری کوئسچن ہے کہ اگر یک سے لیکر سولہ تک وی سی صاحب نے بھرتیاں کی ہیں تو کیا یہ قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: دا خواوشو، دا سوال خواوشو کنه، بل وایئ جی۔

محترمہ نور سحر: نه په دیکښے دا مسئله ده چه دا د سپریم کورټ د آرډر خلاف کار شوے دے۔ یہ انسانی حقوق کے خلاف ہے، آئین میں فیئر چانس کے خلاف یہ انہوں نے بنیادی کام تو یہ کیا ہے تو انہوں کیوں کیا ہے؟ ون سے سولہ تک اگر انہوں نے ایڈورٹائز نہیں کیا تو اس پر بھرتیاں کیوں ہوئی ہیں؟

جناب سپیکر: سردار نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ۔ سپیکر صاحب! میرا منسٹر صاحب سے یہ کوئسچن ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی میں مقامی لوگوں کی حق تلفی کر کے غیر مقامی لوگوں کو وہاں پہ کلاس فور، مالی، ڈرائیورز کی پوسٹوں پر انہوں نے اپوئنٹمنٹس کی ہیں تو پچھلے اجلاس میں منسٹر صاحب نے اپنی مبارک زبان سے میرے ساتھ اس ہاؤس کے سامنے وعدہ کیا تھا کہ میں آپکی جو حق تلفی ہزارہ ڈویژن میں ہوئی ہے تو ہزارہ یونیورسٹی میں اس کا ازالہ کروں گا تو آیا یہ اپنا وعدہ پورا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کہ نہیں؟

جناب سپیکر: جی قلب حسن صاحب، ضمنی سوال خالی پوچھیں، قلب حسن صاحب۔

جناب قلب حسن: جناب سپیکر، میرا ضمنی کوئسچن جو ہے-----

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، میرا-----

جناب سپیکر: مه کوه کنه، هغه ته ما فلور ورکړو جی، یو منټ۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر! میرا ضمنی کوئسچن عبدالاکبر خان سے ہے کہ یہ جب کہہ رہے ہیں کہ امیدواروں کی لسٹ جب مجھے ملے گی تو پتہ چلے گا کہ یہ قانونی تقاضے پورے کیے گئے ہیں کہ نہیں، تو اس لسٹ سے تو قانونی تقاضوں کا پتہ نہیں چلتا کہ پورے کیے ہیں کہ نہیں کیے؟

جناب سپیکر: جی، زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: شکریه۔ جناب سپیکر! دوئ په دے جواب کښے لیکلی دی چه "تمام امیدواروں سے این ٹی ایس طرز کا ٹیسٹ لیا گیا"، نو آیا دے یونیورسټئ د تقررو باره کښے خپل څه طریقه کار، څه پروسیجر نه وو جوړ کړے چه څنګه به ټیسټ اغستے کیږی چه دوئ د این ټی ایس په طرز باندے، د دوئ طریقه کار او پالیسی څه وه؟

جناب سپیکر: جی ملک قاسم خان۔ دا خو قاضی صاحب، آپکا بھی سردار حسین بابک صاحب کی طرح آج نمبر آیا ہے، آپ تگڑے ہو جائیں۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، زما سپلیمنٹری دغه دے چه آیا د مردان ډویژن نه علاوه نور خلق په دغه میرټ کښے شامل وو که نه؟

جناب سپیکر: جی، سردار حسین بابک صاحب۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، قاضی اسد صاحب۔

(تالیاں)

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: سر۔

جناب سپیکر: جی، د بی بی دا هم واوره۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ: سر، په دیکښے ئے د لیکچرر لیکلی دی خو سبجیکټ وائز ئے نه دی لیکلی چه آیا کوم سبجیکټ، څو څو لیکچررز او څو څو Appointees دی؟

جناب سپیکر: جی قاضی اسد صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بس، No more any question, ji. قاضی اسد صاحب! آپ بھی کم ملتے ہیں اور شاید آپکے سسٹم میں بھی کچھ خلل ہے جو اتنے کوئسچن آرہے ہیں جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! خلل کی وجہ سے نہیں آتے، لوگوں کی Interest ہے، ہمارے ممبرز کام کرتے ہیں اور وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سے محبت ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر! یہ محبت اور لذت کی بات نہیں ہے، میرے خیال میں یہ کام سے محبت کرتے ہیں اور عبدالاکبر خان نے جو سوال پوچھا ہے کہ ان کا جواب پورا نہیں ہے تو بنیادی طور پر امیدواروں اور بھرتی شدہ، میں سمجھتا ہوں کہ جو بھرتی ہوئے، وہ امیدوار ہی تھے، اس لئے انہی کی لسٹ لگا دی ہے لیکن اگر یہ چاہتے ہیں تو ان کیلئے ہم، یہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ چاہنے والی بات نہیں ہے، سوال بڑا کلیئر ہے، امیدواروں، امیدواروں کا کیا مطلب بنتا ہے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: امیدوار وہی ہوتا ہے نا سر، جو بھرتی ہوئے، وہ امیدوار تھے نا۔

جناب سپیکر: وہ Candidates جنہوں نے Apply کی ہو، ان کی لسٹ مانگی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں وہ کہہ رہا ہوں کہ جو بھرتی ہوئے تو وہ امیدوار تھے، تب ہی بھرتی ہوئے لیکن اگر یہ کہہ رہے ہیں تو میں انکو لسٹ فراہم کردونگا۔ اس کے علاوہ۔۔۔۔

(شور)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! عبدالاکبر خان نے لسٹ کے بارے میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: پیر صاحب! میں پوچھ رہا ہوں، ان سے میں خود پوچھ رہا ہوں۔ قاضی صاحب! سوال بڑا کلیئر ہے، امیدواروں کی لسٹ مانگی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، میں نے اس کا پہلے ہی عرض کر دیا تھا کہ میرے بڑے ہیں، انکو میں پوری لسٹ فراہم کردونگا۔ میں نے پہلے کہہ دیا ہے سر،۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں نے لسٹ وہاں کیلئے نہیں۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں گھر پہ نہیں دونگا سر، گھر پہ نہیں دونگا، آپ کو پیش کرونگا، آپ ان کو دے دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: پیش نہ کریں اس سیکرٹریٹ کو۔ جناب سپیکر، اب یہ اسمبلی کی پراپرٹی بن گئی ہے، اس اسمبلی کی پراپرٹی ہے۔ اب اگر کل مثال کے طور پر کوئی اور ممبر اس پر سپلیمنٹری کرنا چاہے، کل کوئی اور ممبر یہ سوچے کہ اس میں سے جو فلاں Candidate تھا، وہ زیادہ Qualified تھا اور جس Candidate کو لیا گیا ہے، وہ کم Qualified تھا تو پھر تو سر، یہ عبدالاکبر کی بات نہیں ہے، اسلئے تو میں نے کوسچن کیا، ورنہ میں قاضی صاحب سے Privately بھی پوچھ سکتا تھا لیکن یہ کوسچن اس ہاؤس کے فلور پر لاکر یہ تو اب پبلک پراپرٹی بن گئی، اسلئے ٹھیک ہے، میں منسٹر صاحب سے اگرچہ نامکمل۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مجھے اعتراض نہیں ہے۔ جیسا یہ کہتے ہیں، ہم کرنے کیلئے تیار ہیں۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، نامکمل کیوجہ سے آپ اسکو Pending کریں کل یا پرسوں تک تاکہ یہ لسٹ دے دیں، پھر لے آئیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، مجھے اعتراض نہیں ہے، عبدالاکبر خان جس طرح کہتا ہے، کرتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: اس میں اور بھی سپلیمنٹری ہیں۔ سر، اور بھی سپلیمنٹری ہیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، زمین خان صاحب نے ایک سوال پوچھا تھا بڑا اہم اور ہمارے بڑے منجھے ہوئے سیاست دان ہیں اور ممبر بھی ہیں، ان کے بڑے بھاری بھر کم قسم کے سوال ہوتے ہیں جی، میں نے دیکھا ہے ان کو، این ٹی ایس قسم کے ٹیسٹ کا یہ پوچھ رہے تھے تو کیا انہوں نے اپنا کوئی ٹیسٹ Revise نہیں کیا؟ یونیورسٹی میں این ٹی ایس تو سر، National testing service کا ایک سٹینڈرڈ پروسیجر ہے، اس قسم کا ٹیسٹ، اسی طرح میرٹ تیار کرنے والا ٹیسٹ انہوں نے لیا تھا، جس کے نتیجے میں ان لوگوں کے جو ریزلٹس آئے تو ان ریزلٹس کو Combine کرکے ان کا میرٹ بنایا گیا تو ایک سے سولہ تک کی پوزیشن یہ ہے سر، کہ یونیورسٹی جب اس میں بنائے، ہم نے تو آرڈیننس کے تحت اس کو اختیار دیا تھا، یہ میرے ساتھ پوری لسٹ ہے سر، میں آپکے سامنے، اگر آپ اجازت دیں تو پڑھ لوں؟

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، وہ اور سوال ہے کہ ایڈورٹائز کیا تھا کہ نہیں کیا تھا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، جی بالکل اس میں لکھا ہوا ہے، اگر آپ ایک سے سولہ تک، سر، چونکہ کنٹریکٹ پر اس کے ساتھ اختیار تھا کہ وہ بھرتی کر سکتا ہے آرڈیننس میں تو اس کے تحت اس نے کیا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: میرا سوال یہ ہے کہ جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ایک سے سولہ تک کی بات کر رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں بھی ایک سے سولہ تک کی بات کر رہا ہوں، اگر مالی چارسدہ اور کوہاٹ سے آتا ہے تو کیا مردان میں مالی کی کوئی اہلیت نہیں ہے۔ (تالیاں) اب اگر چوکیدار کو کوہاٹ سے اور چارسدہ سے لیتے ہیں تو کیا مردان کے سارے ضلع میں کوئی چوکیداری کے بھی قابل نہیں ہے؟ اسلئے تو میں لسٹ مانگ رہا ہوں کہ مردان کے کن لوگوں نے Apply کیا اور مردان کے لوگوں کو نظر انداز کرکے کوہاٹ، چارسدہ اور دوسری جگہوں سے لاکر لوگوں کو بھرتی کیا گیا، اسلئے تو میں نے لسٹ مانگی ہے۔ جناب سپیکر، جب تک مکمل لسٹ نہ ہو تو اس پر مزید کارروائی نہیں ہو سکتی۔

Mr. Speaker: This is kept pending.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: چلیں، ٹھیک ہے، سر۔

Mr. Speaker: Pending. Next…

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہوگیا نا، کوئسچن پینڈنگ ہوگیا۔ With full fledged information آئندہ جو بھی، ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری بیٹھے ہیں، یہ سن لیں کہ جو معزز رکن جو سوال پوچھتا ہے تو Full fledged

answerاس کا آنا چاہیئے، یہ آج ہم اس پر چشم پوشی کر رہے ہیں لیکن آئندہ ایسی حرکت برداشت نہیں کی جائیگی۔ محترمہ سنجیدہ یوسف بی بی۔

* 745 ۔ بیگم سنجیدہ یوسف: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں قائم نجی کالجوں کے تعلیمی معیار، طریقہ تعلیم، فیسوں و دیگر چارجز اور سٹاف کی تنخواہوں کے متعلق محکمہ کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نظام موجود ہے، اگر ہے تو فی الوقت حکومت کی وضع کردہ پالیسی اور طریقہ کار کیا ہے؛

(ب) ضلع پشاور اور ڈی آئی خان میں نجی شعبہ میں قائم کالجز فیسوں اور اساتذہ کی تنخواہوں کی مد میں جو استحصال اور من مانی کر رہے ہیں آیا متعلقہ محکمہ نے ان کے خلاف کوئی انضباطی کارروائی کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) ضلع پشاور میں قائم نجی کالجوں کی تعداد بتائی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) صوبائی حکومت نے ایک آرڈیننس نمبر XXVII بمورخہ 15 اکتوبر 2001 نافذ کیا ہے تاکہ صوبہ سرحد میں نجی تعلیمی اداروں کے کام کو باقاعدہ شفاف اور منظم بنایا جائے۔ یہ آرڈیننس شمال مغربی سرحدی صوبہ کے تعلیمی اداروں کے اندراج اور ان کی نگرانی کا آرڈیننس 2001 کہلاتا ہے۔ مذکورہ آرڈیننس کے تحت ایک مقتدرہ (Authority) بنام مقتدرہ باقاعدگی (Regulatory Authority) تشکیل دے دیا گیا جو کہ نجی مد میں تعلیمی اداروں کے قیام سے متعلق درخواستوں کا جائزہ لیتی ہے اور ان کی رجسٹریشن کرتی ہے۔ یہ ادارہ پرائیویٹ سیکٹر میں یونیورسٹیوں، ڈگری کالجز، فنی و غیر فنی انسٹیٹیوٹس کی دیکھ بھال اور نگرانی کرتا ہے تاکہ ان اداروں کی کارکردگی کو فعال اور بہتر بنایا جا سکے۔ یہاں پر یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ جن نجی تعلیمی اداروں میں انٹر تک تعلیم دی جاتی ہے، وہ متعلقہ تعلیمی بورڈ کے زیر اثر ہوتے ہیں اور ان کے معاملات و دیکھ بھال کا کام تعلیمی بورڈ کے ذمے ہوتا ہے، البتہ نجی ڈگری کالجز اور یونیورسٹیوں کا کام ادارہ ہذا باقاعدگی سے کرتا ہے۔ مقتدرہ باقاعدگی نے ڈگری لیول کے نجی تعلیمی اداروں کیلئے چیک اینڈ بیلنس کا ایک مؤثر نظام بنایا ہے جس کیلئے انہوں نے ایک سرویلینس کمیٹی (Surveillance Committee) تشکیل دی ہے جو ان اداروں کے اچانک دورے کرتی ہے، چھاپے مارتی ہے اور ان کی کارکردگی کے معائنے (Inspection)

کے بعد فوری طور پر معائنہ رپورٹ چیئر مین مقتدرہ باقاعدگی کو دی جاتی ہے جس پر وہ مزید کارروائی کر کے صوبائی حکومت کو مطلع کرتے ہیں۔

(ب)اس بارے میں گزارش یہ ہے کہ پشاور اور ڈی آئی خان میں واقع ڈگری لیول کے نجی تعلیمی اداروں کے بارے میں مقتدرہ باقاعدگی کو ابھی تک کسی سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ اگر مقتدرہ باقاعدگی کو ایسی کوئی شکایت موصول ہو جاتی ہے تو اس پر فوری کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اس ادارے کے انتظامیہ اور متعلقہ یونیورسٹیز سے باز پرس کی جاتی ہے اور ضرورت پڑنے پر ان کے خلاف انضباطی کارروائی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) ضلع پشاور میں قائم نجی تعلیمی اداروں کی تعداد پچپن ہے جن میں چوبیس کالجز مقتدرہ باقاعدگی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں جبکہ باقی اکتیس کالجز کی رجسٹریشن ابھی تک نہیں ہوئی ہے، جن کالجز کا الحاق پشاور یونیورسٹی کے ساتھ مقتدرہ ہذا کے قیام سے قبل ہوا ہے۔ ان کالجز کو نہ صرف مقتدرہ باقاعدگی مسلسل ہدایات دے چکی ہے بلکہ گورنر صوبہ سرحد اور منتظم اعلیٰ (چیف منسٹر) بھی کئی دفعہ ہدایات دے چکے ہیں کہ جلد از جلد اپنی رجسٹریشن ادارہ ہذا کے ساتھ کروائیں۔ اس سلسلے میں پشاور یونیورسٹی کی انتظامیہ کو بھی درخواست کر چکے ہیں کہ ان اداروں کو سختی سے ہدایات جاری کر دے تاکہ یہ مقتدرہ باقاعدگی کے ساتھ رجسٹریشن کروالیں، مگر پشاور یونیورسٹی کی انتظامیہ کے عدم تعاون کی وجہ سے یہ ادارے ابھی تک مقتدرہ باقاعدگی کے ساتھ رجسٹرڈ نہیں ہوئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> څه سپلیمنټری سوال؟

<u>بیگم سنجیدہ یوسف:</u> اس حصے میں آپ دیکھیں تو لکھا ہے کہ شکایت موصول نہیں ہوئی محکمے کو، تو اس وجہ سے اگر شکایت ہوتی ہے تو ہم اس پر کارروائی کرتے ہیں لیکن یہاں شکایات لوگوں کی بہت ہیں اور ان میں Awareness نہیں ہے کہ ہمیں کس کے پاس جانا ہے اور کیسے کرنی ہے؟ تو یہ جو کالجز ہیں، ان کی فیسیں ہیں تو وہ اپنی مان مانی سے بڑھادی جاتی ہیں سال میں جتنی دفعہ بھی دل چاہے تو فنڈ کی صورت میں کسی نہ کسی مد میں پیسہ بجٹ سے لیا جاتا ہے۔ یہ ساری باتیں، اگر منسٹر صاحب ٹائم دیں یا یہ سوال کمیٹی کو ریفر کر دیا جائے تو اس پر بحث بھی ہو اور تمام۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Jee, if any-----

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> جی خوشدل خان صاحب، سپلیمنٹری کوسچن۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر! سپلیمنټری کوئسچن۔

جناب سپیکر: ان کے بعد، ان کے بعد۔ سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: سپیکر صاحب، د دوئ دا جواب تاسو اوګورئ آخری، "جس کیلئے انہوں ایک سرویلینس کمیٹی تشکیل دی ہے جو ان اداروں کی اچانک دورے کرتی ہے اور چھاپے مارتی ہے اور ان کی کارکردگی کے معائنے Inspection کے بعد فوری طور پر معائنہ رپورٹ چیئرمین مقتدرہ باقاعدگی کو دی جاتی ہے جس پر وہ مزید کارروائی کرکے صوبائی حکومت کو مطلع کرتے ہیں"، نو زما دا سپلیمنټری کوئسچن دے چه دوئ د اووائی چه تر اوسه پورے څومره اچانک دورے شوے دی او آیا دا سے رپورټونه شوی دی او هغه صوبائی حکومت ته مخکښے شوی دی د کارروائی د پاره او که نه دی؟

جناب سپیکر: ثاقب خان۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ان کے بعد جی۔ ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، څنګه چه آنریبل ډپټی سپیکر صاحب خبره اوکړه یو خو دا Contradiction دے جی، هغه خو وائی چه شکایت اوشی نو هله به ئے کوؤ، بل خوا سرویلینس کمیټی ده چه د چا کار دا دے چه هغه به انسپکشن کوی جی۔ سر! تاسو په (ج) کښے اوګورئ په هغے کښے دوئ وائی چه پچپن ټوټل نجی تعلیمی ادارے دی، په هغے کښے چوبیس کالجز رجسټرډ دی او باقی نه دی شوے نو سر، دا ځل سپلیمنټری کوئسچن دا دے جی چه Since, when they have been established او رجسټریشن چه نه کوی نو دوئ څه Penalize کړی دی یا څه هغه بند شوی دی، که نه دی بند شوی جی؟

جناب سپیکر: جی عطیف خان۔

جناب عطیف الرحمان: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، زمونږ د دے یونیورسټو سره چه منسلک سکولونه دی، په دیکښے جی کال په کال باندے فیسونه سیوا کوی نو مونږ دا خبره کوؤ چه دا هم په دے څیز کښے شامل شی چه د دے د پاره کم از کم یو Limit ورله مقرر کیدل پکار دی۔ هر یو کال پس زما په خیال پچیس پرسنټ

فیس سیوا کوی، نو زما خیال دا دے چه دا فیس به دا سے حد ته اورسی چه د غریبو خلقو د وس نه به بهر شی۔ نو زما دا گزارش دے چه یو حد ورله مقرر کړئ چه کم از کم د هغے نه بعد بیا دا سیوا کیږی نه جی۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: میری وہی بات تھی جو ثاقب چمکنی صاحب نے پوچھ لی، میں بھی اسی طرف نشاندہی کرنا چاہ رہا تھا۔

جناب سپیکر: جی جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے اس میں ڈیٹیل دی ہے، جگہ جگہ پہ آج کل نئے کالجز مشروم اپ ہو رہے ہیں، جن کے ساتھ لکھا ہوا ہے Affiliated with امریکہ کی فلاں یونیورسٹی، آسٹریلیا کی فلاں یونیورسٹی، انگلینڈ کی فلاں یونیورسٹی اور میں نے کئیوں کو پڑھا ہے کہ وہ یونیورسٹیاں تو میرے خیال میں امریکہ اور انگلینڈ میں Exist بھی نہیں کرتیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایسے ہی لکھتے ہیں؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: جی، یہ ویسے بورڈ لگا کے فوٹو موٹو کھینچ کے وہاں پر دو کمرے کی یونیورسٹی ہوتی ہے، پیسے لیکر انکو Affiliation دے دیتی ہے جی، تو جب وہ بچے جو یہاں سے تعلیم حاصل کرتے ہیں، اس کے بعد جب وہ آگے جاتے ہیں، Non-recognized ہوتی ہیں تو کروڑوں روپے کا نقصان ان بچوں کا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

محترمہ نور سحر: میرا کوئسچن ہے کہ انہوں جو لکھا ہے کہ ہم چھاپے مارتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کہاں کہاں غلطی ہے، جہاں کہیں ان کو غلطی نظر آتی ہے یا وہ جو چھاپے مارتے ہیں، کیا ان کے خلاف انہوں نے کارروائی کی ہے؟ اگر کی ہے تو یہ کچھ بتا سکتے ہیں کہ کون کون ہیں یا کس ضلع میں انہوں نے کی ہے؟

جناب سپیکر: جی زمین خان۔

جناب محمد زمین خان: "یہ ادارہ پرائیویٹ سیکٹر میں یونیورسٹیوں، ڈگری کالجز اور فنی انسٹی ٹیوٹ کی دیکھ بھال اور نگرانی کرتا ہے"، نو آیا د ایف اے نه چه لاندے لیول باندے سکولونه، هائیر

سیکنډری سکولونه دی نو د دے نګرانی دا اتهارټی ولے نه کوی نو دا Irregularity د ه چه دا ولے نه کوی ؟

جناب سپیکر: جی قاضی اسد صاحب، آنریبل منسٹر ہائیر ایجوکیشن، پلیز۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تھینک یو، سر۔ سر، بنیادی طور پر جب کوئی شکایت موصول نہیں ہوتی تو شکایت کے بغیر باقاعدہ عمل کیا نہیں جا سکتا لیکن جس طرح سنجیدہ بی بی نے اپنے سپلیمنٹری کوسچن میں کہا کہ اتنی زیادہ شکایات ہیں، جب شکایت موصول ہوتی ہے تو ہم اس پر ضرور عمل کرتے ہیں۔ ڈپٹی سپیکر صاحب نے صرف پوچھا ہے کہ یہ آج تک انہوں نے کتنے چھاپے مارے ہیں یا انکی جو کمیٹیز ہیں، انکی کیا کارکردگی رہی ہے تو سر، سکروٹنی کمیٹی نے 2008 میں چالیس وزٹ کیے ہیں، 2009 میں پچاس وزٹ کیے ہیں اور سرویلینس کمیٹی نے 2009 میں پینتیس وزٹ کیے ہیں نارمل، اسکے علاوہ جو انکے Complaints کے بغیر، Complaints انہیں جو موصول ہوئی ہیں، اسکے بغیر یہ گئے ہیں اور سر، مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس جو کوئی اگر رجسٹر نہیں کر رہا ہے، بہت سارے ادارے ایسے ہیں جو پشاور یونیورسٹی کے ساتھ Affiliated ہیں اور وہ ہمارے ساتھ نہیں آرہے ہیں اور انکو بار بار لکھ رہے ہیں، اگر ہم انکے خلاف کارروائی کرتے ہیں تو جوڈیشری کے تھرو ہمیں عدالت میں جانا پڑے گا۔ Fine ہے ان لوگوں پر لیکن ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے پاس آکے رجسٹرڈ ہو جائیں اور پھر جو بھی Regularize کر سکیں اور ان پر اپنا قانون لاگو کر سکیں۔ سر، دوسری بات شاید میرے خیال میں یہاں پر ایک معزز رکن نے یہ بھی پوچھی تھی کہ ان لوگوں نے آج تک، جن لوگوں کے ساتھ ہائیر ایجوکیشن، یہ جو ریگولیٹری اتھارٹی ہے، اسکا کوئی فائدہ یا نقصان تو سر، Basically جو ڈگری لیول والے ہیں، انکو ہائیر ایجوکیشن ریگولیٹری اتھارٹی ڈیل کرتی ہے اور جو محمد زمین خان، معزز رکن نے پوچھا تو میرے خیال میں اس سے اچھا سوال تو کوئی پوچھ ہی نہیں سکتا تھا سر، انہوں نے زبردست سوال پوچھا ہے، باوزن بات کرتے ہیں ہمیشہ، اس سے نیچے والا جو ہے، وہ کدھر ہے؟ تو سر، وہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ان اداروں کیساتھ ڈیل کرتا ہے جو ڈگری سے۔۔۔۔۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): نیچے والے، اوپر والے کیساتھ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ 'نیچے' سے میری مراد ہائر سیکنڈری تھی اور 'اوپر' سے میری مراد ہائر ایجوکیشن تھی جی۔

جناب سپیکر: نہیں قاضی صاحب، آپ نے وہ نہیں فرمایا کہ یہ بڑے بڑے ملکوں کے نام اور بڑی بڑی یونیورسٹیوں کے جو Equipments-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں تو سر، سمجھتا ہوں کہ Irrelevant تھا کیونکہ عنایت خان نے بات کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ بورڈ میں نے دیکھے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ پوائنٹ آؤٹ کر دیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ایسا کوئی دو نمبر ادارہ ہم سے رجسٹر ہوا ہو گا یا اگر ہمارے نالج میں لایا جائے اور ہم اسکو Allow کریں کہ وہ چلتا رہے؟ انشاء اللہ بند کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو ہر وقت اخباروں میں بھی آ رہا ہے، میں نے خود بھی دیکھا ہے شہر میں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ Presume کیوں کیا جائے کہ وہ غلط ہیں اور جھوٹ بول رہے ہیں؟ کہیں پر کمپلینٹ ہے تو ہمیں پوائنٹ آؤٹ کریں، انشاء اللہ تعالی میں ہاؤس میں یہ اعلان کرتا ہوں-----

جناب سپیکر: یہ آپکا کام ہے پوائنٹ آؤٹ کرنا۔ جی، جدون صاحب۔ جی، ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، آنربیل منسټر صاحب جواب راکړو، په هغے کښے وائی چه مونږه دا رجسټریشن Penalize کوؤ ځکه نه او ایکشن پرے ځکه نه اخلو چه هغوی کورټ ته ځی نو جی دا زمونږ کار دے، که قانون دے؟ رجسټریشن که قانون دے نو بیا به خامخا د هغے لاندے دوئ ایکشن اخلی، کورټ ته د ځی، بالکل د ځی۔ کورټ هم انصاف به کوی، که د دوئ قانون نه وی نو بیا د ټولو رجسټریشن نه دے پکار او جناب عنایت الله صاحب چه کومه خبره اوکړه، دا د هغے سره لنک ده جی چه کله رجسټریشن ته راځی، بیا مونږ به د یونیورسټیانو، د پرائیویټ ادارون کوالیفکشن گورو چه دا رشتیا وائی او که دروغ وائی؟ زما خپل Experience کښے یوه نجی اداره چه هغے له ئے د امریکے د یوے یونیورسټئ نوم ایښودے وو چه هغه هډو وه نه او بیا په آخر کښے چه مسئلے جوړے شوے، هغه مسئلے بیا Solve داسے شوے چه د پشاور یونیورسټی سره ئے Affiliation اوکړو نو دے سره زما بیا سپلیمنټری کوئسچن دا دے چه که په قانون کښے رجسټریشن شته دے نو بیا ډیپارټمنټ ولے ویریږی د عدلیے نه جی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ڈرنے کی بات بالکل نہیں ہے، ہم عدالت جانے سے نہیں گھبراتے۔ ہم چاہ رہے ہیں اور ہم نے بار بار گورنر صاحب سے بھی ریکویسٹ کی ہے، چیف منسٹر صاحب سے بھی کی ہے، ان کو

لکھ رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ وہ انشاء اللہ آ جائیں گے، ہمارے ساتھ رجسٹر ہو جائیں گے اور انشاء اللہ اس پر ہم انہیں اپنے نیٹ کے اندر لا کے ان کو ریگولرائز کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: جی اختر علی صاحب، سوال نمبر 776۔

* 776 ۔ حافظ اختر علی: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازارہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف۔28 مردان میں گورنمنٹ ڈگری کالج بابوزئی اور گورنمنٹ ڈگری کالج کاٹلنگ موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بالا کالجز میں ٹیچنگ سٹاف، ایڈمنسٹریشن سٹاف بمعہ درجہ چہارم ملازمین کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز ایئر وائز مذکورہ کالجوں میں طلباء کی تعداد کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ مذکورہ کالجز میں ٹیچنگ سٹاف، ایڈمنسٹریشن سٹاف بمعہ درجہ چہارم ملازمین اور طلباء کی ایئر وائز تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

S.No.	Post Sanctioned	BPS	Govt:Degree CollegeBabuzai	Govt: Degree CollegeKatlang
1	Principal	B-19	01	01
2	Associate Professor	B-19	01	01
3	Assistant Professor	B-18	05	05
4	Lectures	B-17	09	07
5	DPE	B-16	01	01
6	Librarian	B-16	01	01
7	Lab.Assistant	B-7	04	02
8	Senior Clerk	B-9	01	01
9	Junior Clerk	B-7	01	01
10	Lab Attendant	B-1	04	02
11	Chawkidar	B-1	03	02
12	Sweepar	B-1	02	02

13	Mali	B-1	0	01
14	Naib Qasid	B-1	01	01
Total			34	28

جناب سپیکر: او په دیکښې سپلیمنټري سوال ستاسو شته؟

حافظ اختر علی: او جی، سپلیمنټري دا دے چه دا د سټاف کوم تفصیل چه دوئ را کړے دے نو په دیکښې گورنمنټ ډگری کالج کاټلنگ او گورنمنټ ډگری کالج بابوزئی کښې جی په دے سیریل نمبر دو باندے ایسوسی ایټ پروفیسر چه دے نو دا یو یو پوسټ دے په دواړه کالجونو کښې، په دواړو کښې خالی دی په هغے ځوک نشته دے۔ بیا اسسټنټ پروفیسر چه دی په گورنمنټ ډگری کالج کاټلنگ کښې نو په هغے کښې پینځه کسان دی خو پینځه واړه نشته دے۔ جناب سپیکر صاحب، پینځه واړه خالی دی او په بابوزئی کښې څلور شته دے خو یو خالی دے۔ بیا په لیکچررز کښې دغه شان پوزیشن دے، بیا سینیئر کلرک ټرانسفر شوے دے خو متبادل ئے ځوک نه دے ورکړے۔ زما جی سپلیمنټري دا دے ستاسو په وساطت سره چه آیا دا د کوم سټاف کمے چه دے او د هغے د وجه نه د بچو د وخت ضیاع کیږی نو آیا دوئ به د دے د پاره څه انتظام کوی؟ مزید جی، دویم نمبر دا ده چه آئی ډی پیز چه کله راغلی وو نو جناب سپیکر صاحب، په هغے کښې د هغے غسل خانے، د هغے د بجلئ انتظام، دا ټول Damage شوی او متاثره شوی دی، تر اوسه پورے د هغے څه انتظام نه دے شوے او د هغے د وجه نه کالج انتهائی متاثر شوے دے نو آیا د هغے څه انتظام-----

جناب سپیکر: تاسو هم کلیئر غواړئ جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، په دیکښې زۀ د رول 48 لاندے په دے باندے نوټس ورکوم، دا ډیره اهم خبره ده د ډسکشن د پاره چه په دے باندے ډسکشن اوشی۔ زۀ نوټس ورکوم ستاسو په دے کوئسچن باندے۔

جناب سپیکر: Written, Written بھیج دیں جی نوٹس۔ جی، تاج محمد خان ترند صاحب۔ حافظ اخترعلی صاحب به پکښې خامخا ناست وی چه د کوئسچن کله دغه کیږی۔ جی تاج محمد خان ترندصاحب۔

* 777 ۔ جناب تاج محمد خان ترند: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ بٹگرام گرلز ڈگری کالج کی عمارت کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے لیکن مذکورہ کالج میں ابھی تک کلاسیں شروع نہیں ہوئی ہیں;
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
(1) مذکورہ کالج میں کب تک کلاسز شروع کی جائیں گی;
(2) مذکورہ کالج میں کتنا سٹاف تعینات ہے، نیز کتنی آسامیاں خالی ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟
قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ بٹگرام گرلز کالج کی عمارت مکمل ہو چکی ہے۔ پرنسپل ہذا کو طالبات کے داخلے شروع کرنے کیلئے کہا گیا تھا۔ پرنسپل کے مطابق صرف دس طالبات نے داخلہ فارم جمع کئے تھے، جن میں سے کوئی بھی لڑکی داخلہ کیلئے نہیں آئی۔
(ب) (1) مذکورہ کالج میں کسی طالبہ نے تاحال داخلہ نہیں لیا ہے۔ جب داخلے ہو جائیں گے تو کلاسیں بھی شروع کی جائیں گی۔
(11) مذکورہ کالج میں ٹیچنگ سٹاف کی بارہ آسامیوں کی منظوری دی جا چکی ہے، جن میں سے کچھ پر تعیناتیاں ہو چکی ہیں جبکہ بقایا آسامیوں کو نئے تعلیمی سال کے شروع ہونے سے پہلے بذریعہ تبادلہ، پروموشن یا پبلک سروس کمیشن کی سفارشات پر تعیناتی سے پر کیا جائے گا۔
جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ، جناب سپیکر۔
جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری شته دے پکښے؟۔
جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر! ما د گرلز ډگری کالج بټگرام باره کښے دا کوئسچن کړے وو، د دے په (ب) جز کښے ما تپوس کړے وو چه "مذکورہ کالج میں کب تک کلاسز شروع کی جائیں گی"، نو جناب سپیکر، دوئ ما له جواب راکړے دے چه "مذکورہ کالج میں کسی طالبہ نے تاحال داخلہ نہیں لیا ہے، جب داخلے ہو جائیں گے تو کلاسیں بھی شروع کی جائیں گی"۔ جناب سپیکر، تر اوسه پورے په دغه کالج کښے نه څه سټاف شته دے، Even چه پرنسپله پکښے هم نشته دے، فرنیچر او هیڅ پکښے هم نشته دے نو زهٔ د قاضی صاحب نه دا سوال کومه چه ستا سټاف هلته کښے نشته، پرنسپله نشته نو طالبات به څنګه هلته کښے داخلے شروع کړی؟

جناب سپیکر: جی ظاہر شاہ صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ زما خو یو ساده غوندے سوال دے د منسٹر صاحب نه جی، زما د الپورئ ډگری کالج ځلور پینځه کاله اوشو جی، فوجیان پکښے ناست دی او هلکانو دغه یو کالج دے، زما د ټولے ضلع واحد کالج دے نو کالج بند دے او ما مخکښے هم دا مسئله په اسمبلئ کښے راوستے وه، د منسٹر په نوټس کښے مے راوستے وه۔

جناب سپیکر: ظاهر شاه صاحب نوے سوال کوی، دا خو پکار ده چه، د دوئ سره به اوس څه جواب وی۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: دا خو یو کامن خبره ده جی، واحد کالج دے د الپورئ، دا بند وو جی، څه دغه خو د اوکړی کنه جی۔ زۀ تپوس کوم یا د چا ته مارک کړی، مهربانی د اوکړی جی۔

جناب سپیکر: بنه دغه نوټ کړئ جی۔ محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکرا! زما په حلقه کښے ډگری کالج دے نو په دغه کالج کښے نه هاسټل شته او نه پکښے Accommodation شته دے د سټاف د پاره او نه پکښے ایگزامنیشن هال شته دے چه کله Exams وی نو د یو کلاس او د بل کلاس هلکان ناست وی۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! یہ بھی نوٹ کریں۔ یہ نیا کوئسچن آرہا ہے تواپنے ساتھ نوٹ کریں۔ دا نوے سوال دے ، نوټ کوئ به ئے او جواب به بیا ورکوئ۔ جی، زمین خان۔

جناب محمد علی خان: شکریہ جی۔

جناب محمد زمین خان: په دیکښے زما گزارش دا دے۔

جناب سپیکر: نوے سوال مه کوئ جی۔

جناب محمد زمین خان: نه جی، په دیکښے سپلیمنٹری دے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

جناب محمد زمین خان: په دیکښے دوئ وائی چه صرف دس طالباتو فارمونه جمع کړی وو او هیڅ څوک جینکئ داخلے له نه دی راغلے نو آیا د دے کالج د

Establish کیدونہ مخکبنے د دے د پارہ فزیبلٹی رپورٹ نہ وو راغلے چہ آیا پہ دے ایریا کبنے څوک جینکئ دا سے شتہ چہ ھغہ تعلیم کوی ؟ کہ نہ دا څنگہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی قاضی اسد صاحب، منسٹر ہائیر ایجوکیشن جی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ سر، بٹگرام کا اپنا جو سوشل سیٹ اپ ہے، اس میں بنیادی طور پہ جو فیمیلز ہیں، وہ بچیوں کو بٹگرام سے باہر پڑھاتے ہیں۔ ہمارے پرنسپل نے وہاں پر ریسرچ کر کے ہمیں پورا ایک لیٹر بھیجا تھا اس سوال کے جواب میں کہ کالج نہ چلنے کی جو بنیادی وجوہات ہیں، ان میں سے ایک پرانا چلتا ہوا نظام آرہا ہے جہاں پہ بچیوں کو تعلیم دینے سے لوگ اجتناب کرتے ہیں لوکل انسٹی ٹیوشن میں اور باہر بھیج دیتے ہیں۔ دوسری بات اس میں یہ تھی کہ (لڑکیوں کا) کالج، لڑکوں کے کالج کے ساتھ بنا ہے، ان کی بلڈنگ آپس میں نزدیک ہے تو وہ پھر ان کی تھوڑی سی Apprehensions تھیں جنکی وجہ سے وہ ایڈمشن دلوانے بچیوں کو نہیں لا رہے۔ دوسرا سر، اس میں ایک اور مسئلہ یہ بھی تھا کہ کالج کے درمیان میں سے راستہ گزرتا ہے جس کیلئے ایڈمنسٹریشن کو لکھا گیا ہے کہ راستے کو Divert کر کے کسی اور طرف کریں اور اس کی باؤنڈری کے اندر سے مرد حضرات کو تاریں پھیر کر بند کر دیا جائے اور راستہ نہ ہو تاکہ پردہ اور وہ جو اپنی ہماری تہذیب ہے، اس کے مطابق وہ کالج شروع ہو سکے۔ دوسری بات یہ ہے سر، کہ ہم نے سٹاف ادھر بھیجا تھا، ہم نے سٹاف وہاں بھیجا تھا اور میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ جناب مبصر شاہ صاحب کو ہم نے۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اودریږئ جی چہ دوئ جواب پورہ کړی بیا بہ تا سو لہ۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: پندرہ جون کو مبصر شاہ صاحب کو ہم نے وہاں کا پرنسپل لگایا اس کالج کا۔ سر، سٹاف کا جو مسئلہ ہے، وہ میں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سٹاف آپ نے بھیجا ہوا تھا یا محکمے نے ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، پرنسپل میں نے لگا دیا تھا سیشن سے پہلے، میں سٹاف دے دیتا لیکن جب ایڈمشنز ہی اتنی کم ہوئیں، سیشن سے پہلے میں کر دیتا۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کم ہوئیں یا ہوئی ہی نہیں ؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، وہ جو فارم لے کر گئے تھے، ان میں سے کوئی بچی بھی واپس نہیں آئی۔ واپس آئی نہیں ہیں، اسلئے میں نے سٹاف نہیں بھجوایا۔ اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ارد گرد کے لوگوں سے۔۔۔۔

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر، میرا ایک سوال یہ بھی ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ترند صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں اور دوسرا سوال کیا ہے؟

جناب تاج محمد خان ترند: جناب سپیکر! ما بل تپوس کړے وو او قاضی صاحب بله قصه شروع کړه۔ دا چه دوئ د بوائز کالج خبره اوکړه نو بوائز کالج زما خیال دے چه پینځه شپږ کلو میټره د هلته نه لرے دے، اصل کښے قاضی صاحب ته پته نشته جی۔ زهٔ گزارش کومه جی، د زلزلے سره بوائز کالج تباه شوے دے، د هغے د وجه نه څه وخته پورے د بوائز کلاسونه گرلز کالج کښے سټارټ وو خو اوس چونکه بوائز کالج جوړ شوے دے او بوائز کالج خپل اصلی بلډنګ ته شفټ شوے دے۔ قاضی صاحب چه دا خبره کوی جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ترند صاحب! آپ بیٹھیں، میں پوچھتا ہوں ان سے۔ قاضی صاحب، یہ پانچ کلو میٹر دور آپ کو کس نے رپورٹ دی ہے کہ یہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں خود گیا تھا۔ سر، یہ خود ابھی ایڈمٹ کر رہے ہیں کہ اب چلا گیا ہے۔ پہلے زلزلے کے بعد ہم نے بوائز کالج وہاں شفٹ کر دیا تھا، اس کے ساتھ چل رہا تھا، اب چلا گیا ہے لیکن Parents کے ذہن میں یہ بات تھی کہ یہاں پہ ہی لڑکوں کا کالج ہے اور یہاں ہی لڑکیوں کا بھی بنایا ہے تو یہ ایک جگہ نہیں چل سکیں گے۔ اب بلڈنگ بن گئی ہے، بھیج دیا ہے، الگ کر دیا ہے، آئندہ یہ پرابلم نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ رپورٹ آپ کو کس نے دی ہے کہ اتنا سائڈ پہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ میری دو آنکھوں نے، میں خود گیا تھا۔ میں کالج خود گیا تھا، میں دیکھ کر آیا تھا، بوائز کالج اس کے بالکل پاس تھا۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر، میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اکرم خان درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: زما خیال دے جی چه دا جوابونه دے هاؤس ته داسے راروان دی چه دا خو د هاؤس بے عزتی ده جی۔ منسټر صاحب چه، میرے خیال میں کہ یہاں پر

جو جوابات محکمہ دے رہا ہے، یہ تو بالکل اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے جی۔ یہ ابھی عبدالاکبر خان کا سوال تھا اور اب تاج محمد خان کا سوال ہے، تو میرے خیال میں یہاں پر جو ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ بالکل ہم پہ ہنس رہا ہے کہ یہاں پر جو کچھ وہ ہمارے سامنے پیش کر رہے ہیں اور پھر ہمارے بڑے ہی قدردان منسٹر صاحب ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ اکٹھے ہیں لیکن جس کا سوال ہے، وہ کہتا ہے کہ پانچ کلومیٹر دور ہے۔ ابھی زلزلہ جب آیا تو وہاں پر جتنی بھی خالی بلڈنگز تھیں، وہاں پر جو چالو تھے، اس میں شفٹ ہوئے تھے لیکن اسکے بعد تو وہ اپنی Separate بلڈنگ میں ابھی واپس جا چکے ہیں تو میرے خیال میں اگر۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ان سے پوچھ لیں، پوچھ لیں۔

قائد حزب اختلاف: میرے خیال میں تو اسی طرح کوہستان، اسی طرح بٹگرام، جب یہ ترقی کرے گا کیونکہ جب ہم کالج بناتے ہیں اور ہم اس کو سٹاف نہیں دے سکتے تو منسٹر صاحب ذرا یہ بتادیں کہ جتنا بھی سٹاف ہے، وہ ابھی اس کالج میں موجود ہے اور اگر موجود نہیں ہے تو کب تک وہ دینے کیلئے تیار ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب، میں Former چیف منسٹر صاحب کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے بڑے اہم ایشو کی طرف یعنی سٹاف کی کمی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ میں پھر Repeat کرتا ہوں، میرے بھائی تاج محمد خان صاحب Endorse کریں گے میری Statement کو کہ ابھی تک کچھ عرصہ پہلے تک کالج ہاسٹل کی بلڈنگ کے پاس چل رہا تھا، اس وجہ سے Parents کو Apprehensions تھیں۔ اب شفٹ ہو گیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں امید ہے، ہمارا سٹاف بھی کرے گا کوشش وہاں پہ ہمیں ایڈمشنز مل جائیں گے اگلے سیشن سے اور سٹاف کی کمی کا مسئلہ سر، آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے مجھے پچھلے سیشن میں ایک ہفتے کا ٹائم دیا تھا کہ ایک ہفتے میں مجھے پورے صوبے کے کالجز میں جتنی بھی سٹاف کی کمی ہے، وہ پورا کر دو لیکن اس کے کہنے کے بعد ہم نے وہاں پر سر، Regularization کا ایک بل پاس کیا تھا جس کے بعد یہ Ban لگا دیا گیا ہم پر کہ آپ نئی ایڈہاک Recruitment نہیں کریں گے لیکن سر، ابھی بھی میرے پاس Regularize کرنے کے باوجود چار سو سے زیادہ سیٹیں خالی ہیں اور ہم کرنے پر مجبور ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں درانی صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک مہینے یا ڈیڑھ مہینے کے اندر اندر ہم Process کریں گے اور آپ کے کالجز میں جو کم سٹاف ہے، اس کی کمی کو دور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، حقیقت دا دے چه دا کمیشن نه نه شی پوره کیدے، یہ کمیشن سے نہیں پورے ہو سکتے تھے اور ہم نے وہاں پر جو کنٹریکٹ پالیسی بنائی تو وہ اسی بنیاد پہ بنائی کہ جب تک آپ اتنا بلڈنگز کو خالی رکھیں گے تو اس وقت تک یہ بالکل تباہ ہو جاتی ہیں، وہاں پر اس کی واٹر سپلائی، وہاں پر اس کی بجلی کا جو نظام ہے تو وہ سارا جب سی اینڈ ڈبلیو والے رکھ نہیں رہے اور ایجوکیشن کے حوالے کرتے ہیں۔ ابھی جن لوگوں کو Permanent کیا گیا، میں نے یہاں پر بھی بات کی تھی کہ ان لوگوں کے کوائف آپ دیکھیں، وہ خالصتاً اس دور میں جتنے بھی کنٹریکٹ لیکچرر تھے، وہ میرٹ پہ بھرتی ہوئے، میں تو ابھی بھی گورنمنٹ سے یہی گزارش کروں گا کہ خدا کیلئے اس میں انٹرویو کے نمبر ختم کریں اور میٹرک سے لے کر ایم اے تک جو فرسٹ ڈویژنر لوگ ہیں پورے صوبے میں تو وہ کنٹریکٹ پر بھرتی کر لیں اور جب تک آپ کنٹریکٹ پالیسی کو دوبارہ نہیں لائیں گے تو آپ کالج کو نہیں بھروا سکتے۔ یہ بالکل ویسی بات ہے تو اسلئے میرے خیال میں ایک پالیسی ہونی چاہیئے جو کنٹریکٹ کی پالیسی تھی، وہ درست تھی لیکن یہ تو اس آدمی پہ انحصار کرتا ہے کہ وہ میرٹ پہ لوگوں کو رکھتا ہے یا نہیں رکھتا ہے؟ یہ تو ابھی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ انٹرویو کے نمبر بالکل ہٹا دے اور میٹرک سے لے کر ایم اے تک جو گولڈ میڈلسٹ ہیں، جو فرسٹ ڈویژنر ہیں، ان کو آپ میل اور فیمیل سائڈ پہ بھرتی کریں تو یہ مسئلہ ختم ہو جائے گا، اس کے علاوہ یہ ختم نہیں ہو سکتا ہے جی۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، واقعی جی یہ معاملہ اور مسئلہ گھمبیر شکل اختیار کرتا جا رہا ہے، نہ صرف ایجوکیشن میں بلکہ ہیلتھ میں اور باقی ڈیپارٹمنٹس میں بھی۔ پبلک سروس کمیشن کی اتنی Capacity اور Capability ہی نہیں ہے کہ وہ جو اتنی Recruitments ہیں اور جو اتنے ڈیپارٹمنٹس کو پوسٹوں کی ضرورت ہے، وہ ان کو پورا کر سکے، اسی لئے وقتاً فوقتاً ہر حکومت نے ایڈہاک پہ یا کنٹریکٹ پہ لوگوں کو بھرتی کیا ہے۔ باقی وہ جو درمیانی مدت کا معاملہ ہے، وہ ٹھیک ہے۔ اب جناب سپیکر، اگر وہ یہ کہتا ہے کہ صرف چار سو پوسٹیں ان کے ساتھ خالی ہیں، اب بھی خالی ہیں تو آپ یقین کریں کہ آئندہ سال یہ جو بیس کالج بن رہے ہیں تو پھر پتہ نہیں یہ پوسٹیں پانچ چھ سو تک پہنچ جائیں گی اور ادھر پبلک سروس کمیشن ان کو نہیں کر سکے گا۔ اسلئے حکومت کو سنجیدگی سے اس پر غور کرنا چاہیئے اور کم از کم ایجوکیشن اور ہیلتھ سیکٹر میں اس معاملے کو

ڈیپارٹمنٹ پر چھوڑنا چاہیئے تاکہ وہ اپنی کوالیفیکیشنز کے مطابق لوگوں کو بھرتی کر سکیں کہ کالج تو بند نہ ہوں جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: شکریہ، سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: او د ریږه۔ میجر صاحب څه تجویز درکړی نو د هغے نه پس جی۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: مهربانی، سپیکر صاحب۔ د کالجونو د ټیچنګ سټاف دا مسئله تقریباً د دے پوره صوبے مسئله ده، د یو ضلع او د یو علاقے د کالج مسئله نه ده۔ نن زهٔ پخپله هم د دے قاضی صاحب آفس ته لاړم، د دوئ سره ملاؤ شوے یم، ډائریکټر صاحب سره او سیکرټری صاحب سره هم ملاؤ شوے ووم۔ سر، دیکښے هیڅ شک نشته چه د پبلک سروس کمیشن په تهرو که مونږ په دے انتظار باندے کښېنو چه زمونږ د دے کالجونو سټاف د پوره شی نو دا هیڅ کله نه شی کیدے۔ د دے د پاره زمونږ مشر وررور درانی صاحب چه کوم تجویز پیش کړو، عبدالاکبر خان صاحب چه کوم تجویز پیش کړو چه په ایډهاک باندے یا په کنټریکټ باندے یو پراجیکټ د لاندے د هغے ته ټیچنګ سټاف اپوائنټ کړلے شی او د دے علاقے د کالجونو هغه Requirement د پوره کړلے شی ځکه چه تعلیمی سال پوره کیدو والا دے او په اپریل کښے Exam کیدونکے دے خو سر، په دے سلسله کښے زما یو ریکویسټ دے-----

جناب سپیکر: تاسو-----

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: یو منټ سر، که ایډهاک یا په کنټریکټ باندے چه کوم ټیچرز پرنسپلز ته اجازت شته چه هغه ئے Hire کړل، That is just Rs. 8000 per month, Sir. د ویجز ایکټ د لاندے د کلاس فور ایمپلائی د پاره د هغه Minimum تنخواه د چه هزار روپو په ځائے آټهه هزار، زهٔ به د دے خپل کالج مثال درکړم۔ دا خان کوهی کالج دے-----

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: سر، دغه کالج کښے کلاس فور ایمپلائز آتھ هزار، دس هزار، باره هزار روپئ تنخواه اخلی۔ دا د یو ټیچر Insult دے چه هغه ایم ایس سی پاس دے، یو ایم ایس سی، هغه د 9 ګریډ ټیچر د راشی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جی، قاضی اسد صاحب! گورنمنٹ کی طرف سے آپ جواب دے دیں لیکن Solid جواب آنا چاہیئے، آگے میں نے بہت ایجنڈا نمٹانا ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں، بشیر خان اپنا جواب خود دے دیں گے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں سر، کہ میجر صاحب نے جو ذکر کیا کہ آجکل تنخواہیں بڑی کم ہیں اور چھ ہزار کلاس فور لیتا ہے اور ہم آٹھ ہزار دیتے ہیں ایڈہاک، تو سر، ہم آٹھ ہزار نہیں دیتے تھے ایڈہاک کو، ہم، جس کو کنٹریکٹ بھی عام طور پہ کہا جاتا ہے، ان کو Full grade 17 کا Pay اور جس طریقے سے Proper package ہوتا تھا، ہمارا ایک Selectee ہے، اس کے برابر تنخواہ دیتے تھے، چھ ہزار دیا کرتے تھے ہماری گورنمنٹ کے آنے سے پہلے ان لوگوں کو، جن بچوں کیلئے ٹیچرز کم ہوتے تھے تو انہیں ہم کالج میں پرائیویٹ فنڈ سے رکھتے تھے، وہ بھی اب آٹھ ہزار کر دیا ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر! زما یو کوئسچن دے جی، سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن دے جی۔

Mr. Speaker: Supplementary question but no speech.

اس کے بعد تقریر کوئی نہیں ہوگی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنټری سوال اوکړئ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپلیمنټری کوئسچن زما دا دے جی چه څنګه آنریبل منسټر وائی چه څلور سوه زمونږه سره Vacancies دی او څنګه چه عبدالاکبر خان وائی چه شل کالجونه لا اوس بیا جوړیږی، دوئ پبلک سروس کمیشن ډیپارټمنټ ته دا ورکړی دی چه زمونږ دا شے Establish کیږی لګیا دے، څلور

سوه Vacancies دی، دا مهربانی اوکړئ د دے Recruitment د اوکړی او که کړے دی نو کله ئے کړے دی؟

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور {سینئر وزیر (بلدیات)}: څنګه چه ثاقب خان خبره اوکړه نن، مونږه یوه کمیټی جوړه کړے وه، زمونږ دا حکومت چه کوم وخت راغلو، دا خلق کنټریکټ باندے، ایډهاک باندے اغستی شوی وو خو هغوی دا ریکویسټ کولو چه مونږ د Regularize شو، په هغے مونږ کمیټی جوړه کړے وه۔ عبدالاکبر خان هم ما سره وو، میاں صاحب هم وو او مونږ دا فیصله کړے وه چه څومره ایډهاک دی، دا به مونږ Regularize کوؤ او پبلک سروس کمیشن ته مونږ دوه کسان به زیاتوؤ او دوه کسان مونږ پبلک سروس کمیشن ته زیات کړل او زهٔ نه پوهیږمه چه هغه وخت کوم سیکرټری صاحبان چه ناست وو، هغه وائی چه دا مونږ Regularize کوؤ نو مونږ ته نور دومره خلق به نه وی پکار؟ دا هغه وخت ما هغوی ته هم دا ریکویسټ کړے وو چه تاسو اوګورئ چه اے ډی پی کښے څومره کالجونه دی او مخکښے نه تاسو پبلک سروس کمیشن ته اووایئ چه مونږ ته دومره پکار دی چه هغه انټرویو اوشی چه کوم تاسو ته ضرورت وی چه تاسو ته خلق ملاؤ شی، نه پوهیږم چه دا خبره کوم حده پورے پاتے ده۔ زهٔ دا Assurance ورکوم دے هاؤس ته چه مونږ به ګورو چه د پبلک سروس کمیشن داسے حالات وی او که هغوی نه شی کولے نو بیا به مونږ د خپل ډیپارټمنټ تهرو خلق په ایډهاک Basis باندے واخلو۔

جناب سپیکر: دا شل کالجونه نوی چه راځی، هغه هم داسے دی؟

سینئر وزیر (بلدیات): جی؟

جناب سپیکر: نوے اے ډی پی چه کومه راروانه ده۔۔۔۔۔

سینئر وزیر (بلدیات): ما دا مخکښے وئیلے وو چه هغه نوے اے ډی پی کښے چه څومره کالجونه وو، د هغے هم تاسو انټرویو اوکړئ۔

جناب سپیکر: دا د ثاقب خان چه کوم سوال دے ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): او بالکل، هغه به تپوس اوکړو چه هغوی هلته دا کړے وی نو بیا هغے نه پس به ګورو چه د هغے څه پوزیشن دے؟ چه نه وی ضرورت نو بیا انشاء اللّٰه دا ډیپارټمنټ به پخپله ایډهاک په هغے باندے واخلی خو مونږ مخکښے کوشش دا کوؤ چه پبلک سروس کمیشن نه زر تر زره راشی نو ښه به وی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما د کوئسچن جواب که منسټر صاحب راکړی، څلور سوه Vacancies دی، بیا نوی شل چه کیږی، د دے به مونږ دا اوواپو دے پبلک سروس کمیشن ته چه کړے دی که نه جی؟

جناب سپیکر: محمود عالم صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او دریږه یو منټ جی۔

جناب محمود عالم: ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو ایجوکیشن کا مسئلہ ہے، یہ جس طرح ہمارے بھائی میجر بصیر صاحب نے کہا کہ یہ مسئلہ ہمارے کوہستان میں بھی ہے۔ چونکہ گزشتہ ایم ایم اے دور میں درانی صاحب نے کنٹریکٹ پہ جو سائنس ٹیچر لیے تھے وہاں پہ تو وہ اب ختم ہو گئے ہیں، ان کو تنخواہ ابھی مل رہی تھی۔ اب جب وہ کنٹریکٹ پہ تنخواہ ختم ہوئی، وہ ٹیچر بھی ختم ہو گئے ہیں تو ہمارے لئے بڑا پرابلم ہے وہاں پہ، تو مطلب یہ ہے کہ وہاں پہ کنٹریکٹ Base جو ہے، اس کو سٹارٹ کیا جائے، شروع کیا جائے کیونکہ جب ان کی تنخواہیں ختم ہوئی ہیں اور جو ہم نے وہاں اساتذہ لگائے تھے، وہ ختم ہو گئے، گھروں کو چلے گئے ہیں تو اس وجہ سے ہمارے لئے بڑا مسئلہ ہے۔ تو یہ کنٹریکٹ پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، چونکه بشیر خان ډیر په وضاحت سره خبره اوکړه، زۀ هم د هغے کمیټئ ممبرووم، رشتیا خبره دا ده جی چه پبلک سروس کمیشن والا وائی چه مونږ سره پینډنګ یو کیس هم نشته۔ دا خبره بار بار کیږی او مونږ وضاحت هم اوکړو، هغوی به هم رااوغواړو، سمه دمه خبره ده که په ډیپارټمنټ کښے څه Delaying tactics وی نو پکار ده چه هغه خبره مونږ ختموؤ، نو اوچته شی۔ بیا ئے رااوچتوؤ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اصلی خبره دا ده جی۔

وزیر اطلاعات: سیدها ساده خبره ده چه د ډیپارټمنټ نه نیغ په نیغه چه کوم دوئ سره ویکینسئ دی، هغه پبلک سروس کمیشن ته نه ځی، چه نه ځی، هغه به نه ډکیږی نو هغه د اوس هم، چه ثاقب صاحب کوم سوال اوکړو، وزیر صاحب به د دے د جواب ورکولو په پوزیشن کښے اوس یا وی یا به نه وی، پکار دا ده چه ټول ډیپارټمنټس ته تاسو د دے ځائے نه دا هدایت کوئ چه نیغ په نیغ چه خالی ویکینسئ دی چه هغه د پبلک سروس کمیشن ته واستوی۔ که هغوی نه بیا Delay کیږی نو مونږ د حکومت په سطح پخپله دا خواست کوؤ چه نیغ په نیغه چه چا سره خالی دغه دی، پبلک سروس کمیشن ته ئے استول غواړی، که بیا Delay کیږی نو مونږ به وایو چه د هغوئ Efficiency ټهیک نه ده او چه مونږ لیږلے نه وی نو هغه به ئے بیا څنګه کوی؟

جناب سپیکر: یہ جس طرح آپ-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں ایک وضاحت کرتا ہوں۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: بس قاضی صاحب، بیٹھ جائیں آپ۔ یہ جتنے بھی، آپ بیٹھ جائیں جی۔ یہ Clear direction دی جارہی ہیں، Attention , please attention،-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں ایک بات-----

جناب سپیکر: نہیں، ابھی نہیں، بس بیٹھ جائیں، یہ سوال بہت لمبا ہو گیا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں ایک جواب دینا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ جب تک Handing/taking نہیں ہو جاتی، فنانس کے پاس ہمیں بھیجنا پڑتا ہے، ڈیپارٹمنٹ جب سی اینڈ ڈبلیو سے ادارے لے لیتا ہے، اس کے بعد بھیجتا ہے، سر۔

جناب سپیکر: اسی Red tappism سے میں آپ سب کو بچا رہا ہوں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جتنے بھی ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز بیٹھے ہیں، یہ بات نوٹ کریں کہ جن کے پاس اے۔ڈی۔پی میں جو ابھی کالجز بن رہے ہیں یا جن کے پاس ویکینسیاں آرہی ہیں، سارے سارے ڈیپارٹمنٹس کو اسمبلی سے Instructions ایشو

کی جارہی ہیں کہ فوری فوری اپنی ویکینسیاں پبلک سروس کمیشن کو بھجوادیں (تالیاں) اور اس میں یہ جوچکر قاضی صاحب بتارہے ہیں کہ فنانس کرے گا، یہ کرے گا، وہ کرے گا، وہ۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں یہ عرض۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، یہ بہانے برداشت نہیں کئے جائیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، افسوس ہے کہ منسٹر صاحب ہاؤس میں اس طرح کی بات کررہے ہیں۔

جناب سپیکر: سید قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: بس آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، Attention، بیٹھ جائیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب والا! میرا بھی ایک مسئلہ تھا، وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ خط ملا ہے، آپ آرام سے پڑھیں۔ جی، قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: جی سر۔ سر، اس میں میرا ضمنی کوسچن یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، قلب حسن صاحب، سوال نمبر 784۔

* 784 ۔ سید قلب حسن: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں پوسٹ گریجویٹ کالج موجود ہے اور اسکا قیام کب عمل میں لایا گیا تھا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کے قیام کے بعد تا حال اس میں طالبات کی نشستوں اور لیکچررز کی آسامیوں میں اضافہ نہیں کیا گیا;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) آبادی زیادہ ہونے کے باوجود محکمہ نے مذکورہ کالج میں طالبات کی نشستوں اور لیکچررز کی آسامیوں کی تعداد میں اضافہ کیوں نہیں کیا، وجوہات بتائی جائیں;

(2) مذکورہ کالج کی موجودہ طالبات و لیکچررز کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ضلع کوہاٹ میں گرلز کالج موجود ہے جس کا قیام یکم جنوری 1973 کو عمل میں لایا گیا جبکہ ڈگری سے پوسٹ گریجویٹ کا درجہ یکم جنوری 2006 کو دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے، مذکورہ کالج میں طالبات کی تعداد میں اضافے کے تناسب سے نہ صرف ان کی نشستوں میں اضافہ ہوا ہے بلکہ اساتذہ کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(1) یکم جنوری 2006ء سے پوسٹ گریجویٹ کلاسز کے اجراء اور ایڈیشنل شفٹ کیلئے پندرہ پوسٹیں منظور ہوئی ہیں۔

(2) مذکورہ کالج میں موجودہ طالبات اور اساتذہ کی تعداد حسب ذیل ہے:

طالبات کی کل تعداد=144

اساتذہ کی کل تعداد=44

Mr. Speaker: Any supplementary?

سید قلب حسن: جی ہاں۔ سر، اس میں میرا جو سپلیمنٹری کوسچن ہے، وہ یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ، ایک تو میری ریکویسٹ ہے کہ جو ہم کوسچن بھیجتے ہیں، اس کی اگر کاپی اس کے ساتھ ہو کہ یہ Really question ہے کہ نہیں؟ نمبر ایک، نمبر دو، سر، یہ ہے کہ پہلے ڈیپارٹمنٹ والے ہم سے رابطہ کرتے تھے کہ یہ آپ کا کوسچن ہے یا ہم سمجھے نہیں ہیں، یہ ہمیں گول مول چکر دے دیتے ہیں، تو میری گزارش یہ ہے-----

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب! اس میں میں آپ سے ایک گزارش کروں گا۔

سید قلب حسن: جی سر۔

جناب سپیکر: میں نے ایم پی اے ہاسٹل میں، ادھر اسمبلی کے باہر جگہ جگہ پہ کمپیوٹر لگوائے ہیں، آپ کو جب کہیں بھی گندہ کاغذ مل جاتا ہے، آپ اس پہ سوال لکھ لیتے ہیں، صاف نہیں، یہ سارے ہاؤس کو میں کہتا ہوں کہ آپ کیلئے-----

سید قلب حسن: سر، بات گندے کوسچن کی یا گندے کاغذ کی نہیں ہوتی، جو ہمارا پیپر ہوتا ہے جس پہ ہمارا Sign ہوتا ہے، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ یہ اگر اس کے ساتھ ایک پرچہ لگا دیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟

جناب سپیکر: لف ہونا چاہئیے، وہی اوریجنل کوسچن لف ہونا چاہئیے، آپ کا مطلب یہ ہے؟

سید قلب حسن: میرا سر، مطلب یہ ہے اور اس میں اگر ڈیپارٹمنٹ ہمیں ایک کال کر دے کیونکہ ہمارا جو کوسچن کا مقصد ہے، وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اب اس کوسچن کا مقصد ہی ضائع ہے جو کوسچن میں نے کیا ہے، ابھی اس میں ایک اور نیا سوال دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی ضمنی سوال پہ آئیں جی۔ ضمنی سوال۔

سید قلب حسن: سر، جو میرے کوسچن کا مقصد ہی انہوں نے ضائع کر دیا تو میں اور کیا پوچھوں؟ کیونکہ سر، اگر ہم گول مول کوسچن کریں تو یہ میرا خیال ہے کہ ہمارے ایک سوال پر یہ چھ مہینے ڈیپارٹمنٹ والے پھر لگے رہیں گے، تو میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے ساتھ یہ چکر نہ کیا کریں، سیدھا سیدھا جواب ہمیں دیں تاکہ ہمارا جو مقصد ہوتا ہے، وہ پورا ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک، ٹھیک۔ جی، بی بی، مسرت شفیع بی بی۔ سوال، ضمنی سوال۔

محترمہ مسرت شفیع ایڈووکیٹ: زما جی یو ضمنی کوئسچن دے۔ دوئ چه کوم تفصیل ورکړے دے، دیکښے سبجیکټ وائز تفصیل د دوئ مونږ ته راکړی چه څومره ایډیشنل پندره پوسټونه چه دوئ ایډورټائز کړی یا اپوائنټ کړی دی، دیکښے سبجیکټ وائز، دا مونږ کتلی دی جی چه انګلش والا به پانچ پانچ، چھ چھ وی لیکچرران او د اسلامیات به پانچ پانچ، چھ چھ وی خو چه کوم Concerned Subjects وی، هغے والا نه وی جی خو دا کوئسچن دے چه دا سبجیکټ وائز تفصیل راکړی۔ دویم کوئسچن دا دے جی، لږ غوندے د مونږ ته دا رول هم اوښائی چه آیا څومره تعداد کښے سټوډنټس وی چه په هغے باندے یو لیکچرر زیاتوی یا دوه زیاتوی؟

جناب سپیکر: جی، قاضی اسد صاحب۔۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میرے خیال میں سردار نلوٹھا صاحب کو بھی سن لیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ میرا کوسچن ہے، سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار نلوٹھا صاحب، ضمنی سوال خالی پوچھیں، خالی ضمنی سوال جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، میرے حلقے میں ایک ڈگری کالج ہے اور وہاں کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے پچھلے سال سیکنڈ ٹائم کلاسوں کا اجراء کیا گیا تھا اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہی تھیں، اس سال وہ سیکنڈ ٹائم کلاسیں نامعلوم وجوہات کی بناء پر ختم کر دی گئی ہیں تو کیا منسٹر صاحب مجھے یقین دہانی کرائیں گے کہ وہ سیکنڈ ٹائم کلاس دوبارہ شروع کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی قاضی اسد صاحب، یہ سوال بھی نیا بن رہا ہے لیکن ضلع کوہاٹ ہے خالی۔ ان کے پاس کیا پتہ ڈیٹا ہے بھی کہ نہیں؟ جی قاضی اسد۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں سر، وہ اپنی بہن کو جو انہوں نے سبجیکٹ وائز پوچھا ہے، میں Details دے دوں گا اور اگر وہ ویسے چاہتی ہیں تو Otherwise انہیں کو کشچین لانا پڑے گا اسمبلی میں، سر۔ نلوٹھا صاحب کے جواب میں سر، اس طرح تھا کہ جتنی سیکنڈ شفٹ کی پچھلی گورنمنٹ نے جو پوسٹیں بنائی تھیں، ان کیلئے انہوں نے اے۔ ڈی۔ پی سے فنڈر کھا تھا، فنانس نے اب ان پوسٹوں کو Regular کر دیا ہے اور یہ دوسرے ایم پی اے صاحب ہیں جو پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں یہ Evening shift یا سیکنڈ شفٹ کے بارے میں تو یہ ابھی انہوں نے Raise کر دیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ کل صبح سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں گے کہ ہمیں نہیں بند کرنا چاہیئے، اگر ڈیمانڈ ہے، تو ہم سیکنڈ شفٹ چلائیں گے۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے، تھینک یو جی۔ چند معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں جناب کشور کمار صاحب، جناب سردار شمعون یار خان اور جناب شیر اعظم خان وزیر صاحب نے 25 جنوری 2010 کیلئے جبکہ جناب احمد خان بہادر صاحب نے 25 اور 26 جنوری 2010 کیلئے رخصت طلب کی ہے، Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The leave is granted.

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: ‘Privilege Motion’: Mr. Abdul Akbar Khan to please move his Privilege Motion No. 84. Mr. Abdul Akbar Khan.

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږہ جی، دے پسے وروستو، دے پسے، لږ صبر جی۔ دا ایجنډا لږه راغونډه کړو نو بیا به نور چه څه وایئ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ پیش کرتے ہوئے مجھے ہنسی بھی آ رہی ہے اور افسوس بھی ہو رہا ہے چونکہ یہ پریویلج موشن میری ذات کے متعلق نہیں ہے، یہ سارے ایوان بلکہ آپ کی ذات کے متعلق بھی ہے۔ جناب سپیکر، اس اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں حکومت نے کنٹریکٹ ملازمین کی ملازمت میں 30

جون کے بعد ایک سال کی توسیع دینے کا اعلان کیا تھا مگر سات مہینے گزرنے کے باوجود حکومت نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اور تمام ملازمین گزشتہ سات مہینوں سے تنخواہوں سے محروم چلے آرہے ہیں اور ڈیوٹی دینے کے باوجود ان کو تنخواہیں نہیں دی جارہی ہیں چونکہ یہ حکومت کے وعدے کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے، اسلئے اس تمام ایوان بمع جناب سپیکر، آپ کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اگر حکومت اپنا وعدہ پورا نہیں کرتی تو اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کرکے مجوزہ اہلکاروں کے خلاف کارروائی کریں۔ جناب سپیکر، یقین جانئے کہ مجھے بڑا انتہائی افسوس ہو رہا ہے، جب اس انسٹیٹیوشن پر لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے گا، جب سپیکر صاحب، آپ پر لوگوں کا اعتماد اور اس ہاؤس پر لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے گا اور اگر حکومت ایک واضح کمٹمنٹ کے باوجود بھی اپنا وعدہ سات مہینوں تک پورا نہیں کرتی اور سات مہینوں تک لوگوں کو تنخواہیں نہیں دی جاتیں جناب سپیکر، یہ میرے ساتھ 23 جون 2009 کا ایجنڈا ہے، اس میں جناب سپیکر، یہ واضح طور پر لکھا گیا ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ مائیک آن کریں، عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: یہ 23 جون 2009 بروز منگل کو جو اضافی ایجنڈا تقسیم ہوا تھا، جس میں خان عبدالولی خان یونیورسٹی مردان آرڈیننس کو پیش کیا جانا تھا، اس میں 4، 5، 6، 7 آئٹمز جناب سپیکر، میرے متعلق تھے اور یہ تھا کہ جناب عبدالاکبر صاحب، ممبر انچارج معرز این ڈبلیو ایف پی سول سرونٹس ریگولرائزیشن آف سروس امینڈمنٹ بل، 2009 کو زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کریں گے اور پھر اس کے بعد اس کو پاس کرنے کی، اب جناب سپیکر، Behind the scene اس اسمبلی میں کافی باتیں ہوتی ہیں، اسوقت خوش قسمتی سے وزیر اعلیٰ صاحب اس ہاؤس میں موجود تھے اور انہوں نے مجھے کہا کہ آپ اس بل کو ابھی نہ لائیں اور ہم اس پر بات کریں گے۔ اسلئے تو میں نے ان کو کہا کہ جناب سپیکر، 30 جون کو ان لوگوں کی میعاد ختم ہو رہی ہے کنٹریکٹ کی، مگر 30 جون کو تو دوسرا اجلاس بلایا نہیں جا سکتا تو ان لوگوں کی تو نوکریاں ختم ہو جائیں گی۔ چیف منسٹر صاحب نے بشیر خان کو کہا کہ آپ فلور پہ کمٹمنٹ کر دیں کہ ہم ان کو ایکسٹینشن دیں گے۔ اب جناب سپیکر، میں 23 جون کا وہ Extract لایا ہوں اس ہاؤس میں جو جناب سپیکر، آپ کے اسمبلی سیکرٹریٹ نے ہمیں بھیجا ہے۔ اس میں جناب سپیکر، آپ دیکھیں یہ میرے متعلق ہے کہ جناب سپیکر، د کنټریکټ باره کښې دلته کښې ما یو بل راوړے وو، هغه بیا سلیکټ کمیټئ ته لاړو او سلیکټ کمیټئ کښې په هغے باندے د سکشن اوشو

او د هغے رپورټ راغلو، نو 30 تاریخ باندے د هغه خلقو Termination date دے او که دا اجلاس نن یا سبا ختمیږی او 30 جون پورے بیا د بل اجلاس د راتلو څه امکان نشته نو په دے وجه مهربانی د اوکړی، هغه غریب خلق د Termination نه بچ کړے شی او اوس ریکویسټ کوم وزیر اعلیٰ صاحب ته، هغه چونکه دلته کښنے ناست وو، نو ما اووئیل چه زهٔ ریکویسټ کوم وزیر اعلیٰ صاحب ته او بشیر خان ته چه مهربانی د اوکړی، کم از کم هغه خلقو له، رپورټ که تاسو نن نه شئ کولے یا بیا نه شئ کولے خو کم از کم چه هغوی له دومره تسلی ورکړے شی چه هغوی ته به Extension ورکړے کیدے شی نو دا جی بشیر خان، پھر جناب سپیکر، آپ نے کہا کہ "بشیر صاحب کا مائیک آن کریں"۔

(قہقہے)

وزیر اطلاعات: سر، یہ روداد بول رہے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: میں Sequence میں آرہا ہوں، میں Sequence میں، ہاں، ہاں، میں روداد بول رہا ہوں۔ جناب سپیکر، پھر بشیر خان نے کہا، "سپیکر صاحب، څنګه چه عبد الاکبر خان خبره اوکړه چه کوم خلق په کنټریکټ باندے دی او په 30 جون باندے د هغوی کنټریکټ ختمیږی نو هغوی له به مونږ د یو کال د پاره Extension ورکوؤ"۔

This is categorical statement, this is categorical statement on ،جناب behalf of the Provincial Government اور وزیر اعلیٰ صاحب اس وقت یہاں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ آج وہ لوگ زکواۃ کے پیچھے پھر رہے ہیں جناب سپیکر، سات مہینوں سے وہ ڈیوٹی کر رہے ہیں، ان کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں۔ مجھے حکومت کی Intension پر اعتراض نہیں لیکن وہ چور تو پکڑا جائے جس نے حکومت کی بات کو نہیں مانا۔ اس چور کو سامنے لایا جائے جس نے Extension نہیں کی۔ اس چور کو اس ہاؤس کے سامنے کیا جائے اور آپ کے سامنے جناب سپیکر، کہ جنہوں نے حکومت کے وعدے کے باوجود بھی ان غریبوں کا یہ حال کر دیا ہے۔

وزیر برائے اطلاعات: جی زهٔ-----

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی، اکرم خان۔ میاں صاحب، تۀ به دے پسے۔ میاں صاحب، تاسو به جواب ورکوئ۔

قائد حزب اختلاف: محترم سپیکر صاحب، حقیقت دا دے جی چه دلته منسٹر صاحب پاځی، ما خپل هم یو تحریک استحقاق ورکړے دے او داسے الفاظ به وی پکښے لکه څنګه چه عبدالاکبر خان اووئیل۔ اوس هم زما خیال دے چه په دے وخت باندے د بشیر خان Commitment وو او عبد الاکبر خان چه د بشیر خان نوم اغستے دے، د هغه الفاظ دی په ریکارډنګ۔ هغه د دے باوجود د هال نه بهر لاړو او Commitment هم د دۀ دے او بیا دا جی Joint responsibility ده، ما ته پته ده جی خو اوس په دے وخت باندے چه دلته د هغه نوم راځی جی نو پکار دا ده چه د هغه چه کوم Commitment دے، د هغه الفاظ دی، د هغے خپله جواب هم ورکیدو۔ مونږ جی دا وایو چه دلته چه په دے هاؤس کښے کوم Commitment اوشی، هغه بیا آنر کیږی او څنګه چه عبدالاکبر خان اووئیل نو په دے بنیاد باندے هغه غریبان خلق دی، اوس یو استاد دے، ټیچر دے، لیکچرر دے، هغه ته تنخواه نشته او که بے تنخواه ډیوټی ورکوی، هغه به ذهنی طور سره څنګه ماشومان پوهه کړی چه هغوی سره پیسے د کرائے نه وی، ورسره پیسے نه وی، نو زما ګزارش دا دے چه څنګه ګورنمنټ د دے خبرے دلته Commitment کړے دے نو هم دغه شان هغه Commitment د پوره کوی او دا Extension د یو کال هغه د ورله ورکړی۔

جناب سپیکر: بشیر خان، او دریږئ یو منټ جی۔ جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں صرف ایک شعر کہوں گا، بس میں زیادہ بات نہیں کروں گا۔ یہ عبدالاکبر خان صاحب نے بات کی ہے، جوانہوں نے آج حکومت پر اپنا اظہار اعتماد کیا ہے، میں صرف اتنا کہوں گا:

ے بڑا شور سنا تھا ہاتھی کی دم کا
پکڑ کے جو کھینچا تو اک رسی سی بندھی تھی

تھینک یو، جناب سپیکر۔

(شور)

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ سر، چونکہ آپ نے مجھے فلور دیا ہے، اس میں یہ پریویلجز بک کی طرف میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ Giving of a false evidence before the Assembly or a Committee, to imprisonment of-----

جناب سپیکر: آپ Admissibility کی حد تک اس پہ وہ کر سکتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یعنی سر، اگر اسمبلی کے سامنے آپ کوئی جھوٹی گواہی بھی دے دیں تو تین ماہ تک اس میں قید ہے۔ یہ پریویلج بک ہے جو ہمیں ملا ہے۔ میں سر، یہ کہنا چاہوں گا کہ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے ابھی جواب آئے گا، اگر اس قسم کا طریقہ کار ہو کہ Extract بھی پیش کئے جائیں، Debate بھی پیش کی جائے اور اس کے باوجود اس ایوان کو مطمئن نہ کیا جاسکے تو میرے خیال میں تو عبدالاکبر خان نے بڑی معمولی سی بات کی ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے، میں تو سر، یہ سمجھتا ہوں کہ اس گرین بک میں اس کا حل موجود ہے، تو بجائے اس کے کہ آپ کمیٹی میں اس کو Examine کریں، اگر کوئی ایسے عناصر اس میں ملوث ہیں جیسے کہ انہوں نے کہا کہ گورنمنٹ کو بدنام کرنے کیلئے تو ان کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جائے۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب-----

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما یو درخواست دے جی۔

جناب سپیکر: اودریږئ، ما فلور میاں افتخار صاحب له ورکړلو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سپیکر صاحب، ما له راکړئ نو بیا به میاں صاحب جواب اوکړی۔

جناب سپیکر: ښه، جناب ثاقب خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان صاحب تقریر اوکړو په هغے کښے دا وائی چه زما د حکومت په Sincerity باندے څه اعتراض نشته دے جی، داسے ډیر زیات کارونه دلته کیږی، مونږ Resolution unanimous pass کړو، Commitments اوشی او ما دا کم از کم یونیم کال، دوه کاله کښے دا څیز دلته کښے اوکتلو سر، بدقسمتے دا دے چه د هر یو اسمبلئ یو Assurances Committee وی، د Assurances Committee

دا کار وی چه هغه Commitments چه اوشی نو د هغے حکومت سره Liaison هم ساتی او Coordination هم ساتی، زمونږ د اسمبلئ Assurances Committee نشته دے جی، په نیشنل اسمبلئ کښے Verification Committee ده، Verification and Assurances Committee ورته وائی، زهٔ به ریکویسټ دا کوم جی، که تاسو په دیکښے یا خو Verification Committee وی، د هغے TORs بدل کړئ، یو Assurances Committee ئے کړئ یا خپله یوه Assurances Committee جوړه شی نو داسے حالات به نه جوړیږی چه زمونږ یو بل سره په هغے خبرو باندے جنګ شی چه کوم کښے Commitments هم وی او د حکومت او د اپوزیشن، د دواړو یو خیال وی چه دا کار به یو ځائے کوؤ جی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ثاقب خان! دا د The Committee on Procedure and Conduct of Business Rules, Privileges and Implementation of Government Assurances د Functions په سلسله کښے د رول 2 (d) 163 لاندے پوره دغه دے جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دا کومه کمیټی ده؟

جناب سپیکر: دا کمیټی نمبر 1 ده جی۔ کمیټی بالکل شته دے که دغه پکښے نه دے شوے نو خیر ستاسو په دے دغه باندے امید دے سټارټ به شی دا دغه۔ جی میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین شاہ (وزیر اطلاعات): سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ د ټولو نه اول خو دا چه درانی صاحب یوه خبره اوکړله، بشیر خان په خپل کار پسے تلے وو، داسے خبره نه وه چه ګنی هغه د جواب نه مطلب دے چه اړخ ته شو خو چه کله بشیر خان راغلو نو بیا ئے حکومت، حکومت کولو او چه بشیر خان بهر وو نو تش بشیر خان، بشیر خان ئے کولو نو درانی صاحب خو اوس لاړلو، که دوئ هم ناست وے نو زما خبره به ئے اوریدلے وه خو بهرحال په دے باندے چه مونږ ټول دلته ذمه وار کسان ناست یو، د ټولو نه اول خبره جی دا ده چه دوئ د استحقاق په حواله خبره کوی، د استحقاق کمیټی شته دے، هغے ته به لاړ شی، جانچ پړتال به ئے اوشی چه د کوم ځائے نه کمے بیشے شوے دے، مونږ هم غواړو چه دا کار

د سر ته اورسی چه په رشتیا د دے خبرے پته اولګی چه اوبه اوبه شی او پئی پئی شی نو لهذا زۀ خپله دا غواړمه او د ټول حکومت طرف نه چه دا د هم کمیټئ ته لاړ شی۔

Mr. Speaker: Is it the-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میری جو موشن ہے، اس کا آخری جز دیکھیں، میں نے اس میں لکھا ہے، میں نے یہ نہیں لکھا ہے کہ Straightaway اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیں، میں نے کہا ہے کہ اگر حکومت اپنا وعدہ پورا نہیں کرتی تو اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے حوالے کر کے مجوزہ اہلکاروں کے خلاف کارروائی کریں۔ جناب سپیکر، میرا مقصد ہے کہ یہ تو Categorical statement ہے کہ We will give one year extension to all the contract employees، اب جناب سپیکر، اگر آپ کی حکومت Categorical آپ کے سامنے، اور اسی وجہ سے میں نے پھر اس پر زور نہیں دیا، یہ اضافی ایجنڈا اس دن جب رہ گیا، اسی وجہ سے رہ گیا کہ یہ Statement آئی اور اسی Statement کی بنیاد پر میں نے پھر ان کی، حکومت کی مان لی، جناب سپیکر۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا به جی کمیټئ ته لاړ شی او هلته کښے به ئے پته اولګی۔

جناب سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب۔ بشیر بلور صاحب کا مائیک آن کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، جو میں نے Commitment کی ہوئی ہے، جو یہ کہتے ہیں، میں بھی اپنی Commitment پر Stand کرتا ہوں، یہ جائے گی کمیٹی کو، دیکھیں گے کہ کہاں Flaw ہے، کہاں پرابلم ہے، حل کر لیں گے۔ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے، اس میں کونسی بات ہے؟ میں تو اپنی Commitment پر جو میں نے کی ہے، اب بھی Stand کرتا ہوں، اگر کوئی پرابلم ہے، تو وہ کمیٹی میں جا کر وہاں ڈسکس کر کے دیکھ لیں گے کہ کہاں پرابلم ہے؟ ہم Settle کر لیں گے۔ میں ابھی بھی کہتا ہوں کہ میں بالکل اپنی Commitment پر Stand کرتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان۔ میرا مقصد پریولج کمیٹی کے پاس جانے کا نہیں ہے، میرا مقصد اس مسئلے کو حل کرنا ہے۔ اس پر Proceedings نکال کر، منسٹر صاحب بھی آجائیں گے اور میں بھی آجاونگا اور آپ خود اس کا فیصلہ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: بشیر صاحب، یہ بھی ٹھیک ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، انہوں نے استحقاق کمیٹی کی بات کی ہے، استحقاق کمیٹی کو جائے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔ عبدالاکبر خان، یہ جو Regularization Act اب پاس ہوا ہے، یہ لوگ اس میں Compensate نہیں ہوئے؟

جناب عبدالاکبر خان: دیکھئے جناب سپیکر، میں نے جو بات کی تھی، وہ 30 جون 2009 کو ان کا ٹائم۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، 30 جون کو ان کا ٹائم ختم ہونے والا تھا کنٹریکٹ کا، وہ 30 جون 2009 کے بعد Terminate ہونے جا رہے تھے، مطلب ہے کہ ختم ہونے جا رہے تھے۔ وزیر اعلیٰ صاحب بیٹھے ہوئے تھے، یہ بل آیا تو بشیر خان اور انہوں نے کہا کہ اس کو آپ نہ لائیں، اس پر ہم غور کریں گے، حکومت اس پر غور کرے گی تو میں نے کہا کہ جی 30 تاریخ کو تو ان کا ٹائم ختم ہو رہا ہے اور اسمبلی کا اجلاس ایک دو دن میں ختم ہو جائے گا، پھر تو ان کی Termination ہو جائے گی، تو وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی کہا اور بشیر خان نے بھی کہا کہ ہم ان کو Extension دے دیں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے، فلور پر کہہ دیں اور میں اس پر زور نہیں دونگا اور مطلب ہے کہ آپ فلور پر کہہ دیں، آپ Assurance دے دیں گے، انہوں نے Assurance دے دی۔ میں اب بھی کہتا ہوں کہ حکومت Sincere ہوگی لیکن جو لوگ اس کو Issue، کیوں حکومت ان لوگوں کی پشت پناہی کر رہی ہے، کیوں حکومت ان لوگوں کی بات کر رہی ہے، اسلئے میں یہ کہتا ہوں۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اسلئے میں کہتا ہوں۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، میں آپ کو یہ، میں نے بھی پڑھ لیا، سب کچھ پڑھ لیا لیکن وہ Compensate نہیں ہوئے؟ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں ہوئے۔ سات مہینوں سے وہ کام کر رہے ہیں، ڈیوٹی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): عبدالاکبر خان جی حکومت کا حصہ ہے، یہ پارلیمانی لیڈر ہے پیپلز پارٹی کا۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں۔۔۔۔

سینیئر وزیر بلدیات: میں یہ تو کہتا ہوں کہ جو Commitment ہم نے کی ہے، اس پر Stand لیتے ہیں، اس کو پورا کریں گے۔ اس میں جو بھی پرابلم ہے، ہم حل کرنے کیلئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، یو سیکنڈ جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جب یہ دوبارہ Assurance آ گئی۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ لوگ، دونوں بیٹھ جائیں۔ میرے خیال میں اس میں کوئی وہ نہیں ہے، جو میں رولنگ دے رہا ہوں، جہاں Negligence ہے، جس سے غفلت ہوئی ہے، ہمارے وزراء صاحبان کو وہ Let down کر رہے ہیں، ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، زۀ یو دوه خبرے کومه۔

جناب سپیکر: نه جی، مخکښے ځو، مخکښے ډیر کار دے۔

وزیر اطلاعات: تاسو اووئیل جی په دیکښے ټول سوال د بدنیتئ راځی۔

جناب سپیکر: په څه کښے ؟

وزیر اطلاعات: دا جی چه عبدالاکبر خان کومه خبره کوی، دے به۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔ میاں صاحب کا مائیک آن کریں۔

وزیر اطلاعات: عبدالاکبر خان د حکومت حصه هم ده، هغوی بار بار وائی چه د حکومت په نیت مے شک هم نشته دے، زمونږه هم د عبدالاکبر خان په نیت شک نشته دے، دوئ ټول عمر د حکومت سره مدد کوی، مونږ هم په دے خیال باندے دا خبره کول غواړو۔ (قہقہے/تالیاں) مونږه هم دا خبره سر ته رسول غواړو چه دا د کمیټئ ته په دے نیت لاړه شی چه د دے سر نه تر آخره مونږه پته اولګوؤ چه رشتیا کمے بیشے په کوم ځائے کښے دے ؟ پکار ده چه په دے باندے بحث نه وے شوے او دا خبره کمیټئ ته لاړه شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مجھے یہ پیش کرتے ہوئے ہنسی آ رہی ہے، ابھی بھی مجھے انکی بے بسی پر ہنسی آ رہی ہے۔ ایک حکومت کا وزیر یہ کہتے ہوئے کہ ہم کمیٹی میں جا کے

دیکھیں گے کہ کیسے ہوا؟ میں کہتا ہوں کہ کل بلائیں کہ اگر ان کی Extension ہوئی ہے تو میں اس اسمبلی کی نشست سے استعفیٰ دینے کیلئے تیار ہوں، اگر Extension نہیں ہوئی ہے تو آپ استعفیٰ دے دیں۔

(تالیاں)

<u>وزیر اطلاعات</u>: اگر یہ پوزیشن ہے تو دونوں استعفیٰ دے دیتے ہیں۔ یہ تو عجیب سی بات ہے، کیا یہ حکومت کا حصہ نہیں ہے؟ اگر اس کو وزیر پر ہنسی آ رہی ہے تو اپنے آپ پر ہنسی نہیں آ رہی؟ عجیب بات ہے، یہ حکومت کا حصہ نہیں ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: میں آپ کو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>وزیر اطلاعات</u>: جب میں یہ کہتا ہوں اور یہ بھی تعاون کر رہے ہیں، ہم بھی تعاون کر رہے ہیں، یہ کہتے ہیں استحقاق کمیٹی، ہم کہتے ہیں چلا جائے۔ جب ہم کہتے ہیں کہ چلا جائے تو اس کو شکایت ہوتی ہے؟

(قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: اب آپ بیٹھ جائیں، میاں صاحب۔ عبدالاکبر خان آپ اور بشیر بلور صاحب، دونوں۔۔۔۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: هغوی غواړی کنه چه کمیټئ ته د لاړ شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: هغوی نه غواړی۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: Mover نه غواړی کنه۔ Mover نه غواړی۔

(شور)

<u>سید محمد صابر شاہ</u>: یہ دونوں حکومت کا حصہ ہیں، ہمارا کیا ہوگا؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی پیر صابر شاہ صاحب۔

<u>سید محمد صابر شاہ</u>: نہیں جناب، میری بات یہ نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: میری بات سنیں۔ جناب سپیکر! میری بات سنیں۔ یہاں پر ایک مسئلہ آیا ہے، اس مسئلے پر کہ لوگوں کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں، سیدھا سادہ مسئلہ ہے، Commitments موجود ہیں، اب اس مسئلے پر میرے خیال میں دو تین مہینے بھی گزر چکے ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سات مہینے۔

سید محمد صابر شاہ: سات مہینے گزر چکے ہیں، اب مزید حکومت کی طرف سے یہ تجویز آ رہی ہے کہ جناب، اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ مزید سات مہینے اس پر خرچ ہوں۔ ہم کہتے ہیں جی کہ Straightaway آپ آرڈر کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہم اپنی Commitment پر قائم ہیں، اگر یہ کمیٹی کو چلا جائے تو کمیٹی میں بیٹھ کر پتہ کریں گے کہ کونسے بندے نے زیادتی کی ہے؟ ہم ان سے پوچھیں گے۔

سید محمد صابر شاہ: آپ یہاں آرڈر کریں، ان کو تنخواہیں دیں اور اس کے بعد انکوائری کریں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): میں تو یہ کہتا ہوں کہ یہ کمیٹی کو چلا جائے تاکہ پتہ چلے اور ان کے خلاف کارروائی کریں گے کہ کونسے آدمی نے غلط کام کیا ہے۔

سید محمد صابر شاہ: پہلے ان کو تنخواہ دیں۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی۔ دونوں بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں جی، آپ سب بیٹھ جائیں۔ اس میں عبدالاکبر خان، آپ اور بشیر بلور صاحب، آپ پریس نہیں کر رہے پریویلجز کمیٹی میں جانے کو؟

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ نہیں کر رہے ہیں نا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ اس کو، میں نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے نا، بات ختم ہو گئی، وہ پریس نہیں کر رہے۔ آپ، یہ غلط فہمی جہاں پر پائی جا رہی ہے، جس نے غلطی کی ہو، اس کو صحیح سزا دے دیں۔ تھینک یو جی۔ آگے پریویلج۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): دا یواځې د عبدالاکبر خان خبره نه ده، دا د دې پوره ایوان خبره ده۔

(شور / قطع کلامیاں)

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motions': Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his Adjournment Motion No. 133.

(شور)

جناب سپیکر: Attention, attention, پلیز بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔ Mr. Abdul Akbar Khan to please move his Adjournment Motion. Mr. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بڑی مہربانی۔ "ایوان کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ سی ٹی اساتذہ کی پروموشن نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے، چونکہ سینکڑوں اساتذہ گزشتہ چھ سالوں سے پروموٹ نہیں ہوئے، اسلئے ان میں بے چینی ہے، لہذا کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے"۔

جناب سپیکر، سکولوں میں جو تین ٹیچنگ کیڈرز ہیں، ان میں پی ٹی سی ہیں، سی ٹی ہیں اور ایس ای ٹی ہیں، اب جناب سپیکر، پی ٹی سی کی تو پروموشن ہوتی ہے، ان کے تو گریڈز بھی بڑھائے جاتے ہیں اور وہ پروموٹ بھی ہوتے ہیں، سی ٹی تک جاتے ہیں۔ اسی طرح جو ایس ای ٹی ہیں، ان کو بھی دس سال کے بعد گریڈ سترہ دیا جاتا ہے لیکن جناب سپیکر، سی ٹی جو ہیں، وہ درمیان کا وہ طبقہ ہے جو نہ صرف مڈل سکولوں میں پڑھاتے ہیں بلکہ وہ ہائی سکولوں میں بھی پڑھاتے ہیں لیکن جناب سپیکر، ان کی پروموشن کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ اس کے باوجود جناب سپیکر، میرے پاس ایک نوٹیفیکیشن ہے، یہ In pursuance of the provisions contained in، میں سارا نہیں پڑھنا چاہتا لیکن جناب سپیکر، Method of recruitment-----

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Attention please, attention.

جناب عبدالاکبر خان: اب اس میں یہ ہے کہ جب سی ٹی پروموٹ ہوگا ایس ای ٹی تک تو جناب سپیکر، اس میں یہ ہے کہ 25% through the Provincial Public Service Commission and 75% through the Departmental Selection Committee، یعنی اگر سو ایس۔ای۔ٹی اساتذہ کو لینا ہے تو ان میں سے پچیس اساتذہ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے سے ریکروٹ ہونگے اور باقی جو پچھتر ہیں، وہ جناب سپیکر، سی ٹی سے پروموٹ ہو کر ایس ای ٹی تک آئیں گے لیکن جناب

سپیکر، افسوس کا مقام ہے اور اسی لئے میں آپ کو یہ بات بتادوں کہ سی ٹی والے جو ہیں، اب بھی بی۔ایڈ اور ایم۔ایڈ کے کوالیفیکیشنز تک کے حامل ہیں لیکن جناب سپیکر، ابھی تک تقریباً چھ سالوں سے ان میں سے ایک شخص بھی پروموٹ نہیں ہوا ہے۔ان کا حکومت کے خزانے پر بھی کوئی خرچہ نہیں آتا، حکومت پر بھی اس کا کوئی خرچہ نہیں آتا، وہ سلیکشن گریڈ مانگتے ہیں کہ جس طرح پی ٹی سی پروموٹ کرتے ہیں، جس طرح آپ ایس ای ٹی پروموٹ کرتے ہیں تو جناب سپیکر، ان سی ٹی اساتذہ کو بھی، اگر بی ایڈ اور ایم ایڈ کی کوالیفکیشن ان کے پاس ہے اور وہ چھ سال اور سات سال اور دس سال تک پڑھاتے رہے ہیں تو اگر آپ فریش ریکروٹ لے رہے ہیں سو فیصد پبلک سروس کمیشن سے تو ان کیلئے جو پروموشن کا کوٹہ ہے، وہ دیا جائے۔یہ جناب سپیکر، میری گزارش ہو گی حکومت سے کہ یہ ان کا ایک جائز مطالبہ ہے کہ جب آپ باقی کیڈرز کو تو پروموشن دیتے ہیں، اس کیڈر کو آپ نے کئی سالوں سے نظر انداز کیا ہے، اسلئے ان لوگوں کو بھی پروموشن دی جائے۔

جناب سپیکر: جی جناب سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: یہ سر، پورے صوبے کا مسئلہ ہے، اگر آپ مجھے دو منٹ دے دیں۔

جناب سپیکر: بس ابھی ایجنڈا بہت لمبا ہے، آپ بیٹھ جائیں۔جی، سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر صاحب! عبدالاکبر خان صاحب چه د کومے نکتے طرف ته توجه راګرځولے ده، حقیقت دا دے چه دا سی ټی ټیچرز چه زمونږه خومره دی بلکه یواځے سی ټی ټیچرز نه، عبدالاکبر خان صاحب خو د پی ایس ټی خبره او کړله چه پی ایس ټی پروموټ کیږی، په دے موجوده نظام کښے د پی ایس ټی د پاره هم د پروموشن لارے بندے دی۔ سی ټی ته چه کله پی ایس ټی راځی نو هغه په Initial recruitment باندے راځی او زما یقین دا دے چه دا خو شاید چه عبدالاکبر خان صاحب به خبر شوے وی چه زمونږه حکومت د ټول ډ سټرکټ ټیچنګ کیډرز د پاره سروس سټرکچر چه انشاء الله کوم جوړ کړے دے، په 27 تاریخ باندے د هغوی میټنګ دے او دا د پروموشن لارے چه سی ټی ته بندے دی، په هغے سټرکچر کښے یواځے د سی ټی د پاره نه، د پی ایس ټی د پاره، د پی ای ټی د پاره، د ډی ایم د پاره، د ټی ټی د پاره، د اے ټی د پاره، انشاء الله په هغے سروس سټرکچر باندے زمونږ میټنګ دے او د پروموشن لارے چه کومے بندے وے او کوم طرف ته چه عبدالاکبر خان صاحب

اشاره اوکړله، هغه د ټول کیډرز د پروموشن لارے به کهلاؤ شی او هغه حق تلفی چه تر اوسه پورے کیده نو د هغے ازاله به اوشی او دا کریډټ هم زمونږ حکومت ته ځی او مونږ ته دا کریډټ راځی چه هغه بندے لارے چه وے ، هغه مونږه کهلاؤ کړے جی۔

Mr. Speaker: Thank you, Babak Sahib.

جناب عبدالاکبر خان: میں صرف ان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: او جی، دا شے د Recent occurrence والا نه وو خو چونکه یو ښه پوائنټ وو نو د دے د پاره ما ایډمټ کړے وو او ستاسو یو بل شے ما اوریدلے دے ، تاسو گرلز سټوډنټس ته داسے څه سکالرشپ، ستاسو شته ، تاسو ورکوئ ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! بدقسمتی خو دا ده، مونږ خو جی ډیر ښه ښه کارونه کوؤ جی، خو تاسو جی زمونږ تعریف نه کوئ۔ مونږ په ټوله صوبه کښے د شپږم جماعت نه واخلئ تر لسم جماعت پورے ماهانه دوه سوه روپئ Stipend ورکوؤ او د هغے نه علاوه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ټول سټوډنټس ته، ټول سټوډنټس ته؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل جی، ټول سټوډنټس ته انشاء الله۔

Mr. Speaker: Across the board?

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بچیانو ته، فیمیل ته جی Across the board، بالکل جی ټول پراونس کښے ، ټوله صوبه کښے ، ټول پختونخوا کښے بالکل مونږ ورکوؤ۔

جناب سپیکر: دا ښائسته خبرے تۀ په هاؤس کښے ولے نه کوے ، صرف د جهګړو خبرے راوړے ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مهربانی جی، تاسو جی چه ما له موقع راکړه نو ما خو ټول هاؤس ته اووئیل، زما یقین دے چه ټول خلق ترینه خبر هم دی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: ډیر ښه، ښه Appreciate ئے کړئ، دا ښه خبره ده جی۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Muhammad Zahir Shah, Zahir Shah Khan to please move his Call Attention.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب محمد ظاہر شاہ خان: شکریہ۔ "جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے صوبائی حکومت کی توجہ اپنے حلقہ انتخاب میں گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول تلا نزئی کی حالت زار کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ مذکورہ سکول کی عمارت مخدوش ہو چکی ہے اور کھنڈر کا نظارہ پیش کرتی ہے اور طلباء اور اساتذہ کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے، لہذا اس کی مرمت اور درستگی کیلئے ہنگامی اقدامات کئے جائیں"۔

جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دا کلیئر دے، په دے به ترینه جواب واخلو۔ دا سردار حسین بابک صاحب، جواب جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل جی دا اکثر زمونږ په صوبه کښے د بدقسمتئ نه هائر سیکنډری سکولونه چه خومره دی، د هغوی بلډنګز چه دی، هغه قابل توجه دی چه مونږ هغوی ته توجه ورکړو خو بدقسمتی دا ده چه په روان مالی کال کښے مونږ سره اے ډی پی چه کوم سکیمونه دی نو د Reconstruction د پاره هائر سیکنډری سکولونه په هغے کښے شامل نه دی۔ زمونږ انشاء الله اراده ده چه په راروان مالی کال کښے دا هائر سیکنډری سکولونه چه خومره دی او چه خومره خراب دی، د Reconstruction په مد کښے به ئے اچوؤ او دا سکول به مونږ په Priority base باندے اچوؤ۔

جناب سپیکر: دا په Top باندے واچوئ۔ جی، حافظ اختر علی صاحب۔ حافظ اختر علی صاحب۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زهٔ ستاسو په وساطت د وزیر صاحب ډیره زیاته شکریه ادا کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: دا ښه خبره ده ظاهرشاه خان، چه تاسو خوشحاله شوئ۔ جی Hafiz Akhtar Ali Khan to move his Call Attention.

حافظ اختر علی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ "میں حکومت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گورنمنٹ ڈگری کالج کاٹلنگ ضلع مردان میں ٹیچنگ سٹاف کی انتہائی قلت ہے جس کی وجہ سے طلباء کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے، نیز وقتاً فوقتاً طلباء کا بھرپور احتجاج اور مظاہرے امن امان میں خلل پیدا کر سکتے ہیں، لہذا حکومت فوری نوٹس لے"۔

سپیکر صاحب! خبره خو هغه تیره شوله۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی قاضی صاحب، دا هم هغه خبره ده، وہی بات ہے۔

حافظ اختر علی: سر، د امن امان دا خبره پکښے اضافی ده جی۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): وہی بات ہے جی۔

جناب سپیکر: Same ہے۔

حافظ اختر علی: د امن امان دا خبره پکښے اضافی ده، لهذا دوئ د نوټس واخلی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں اس کا جواب دے دوں، یہ کر دیا ہے، سٹاف، ہمارے پاس اب صرف انگلش اسسٹنٹ پروفیسر کی پوسٹ خالی ہے، یہ کاٹلنگ کالج میں پچھلے دس دن میں ہم نے ان کا سٹاف پورا کر دیا ہے اور جو پرنسپل ہے، وہ انگلش پڑھا سکتا ہے۔ ان سے ہم نے کہا ہے کہ آپ انگلش پڑھائیں، تو ان کا جو مسئلہ اس ایڈجرنمنٹ موشن میں انہوں نے Raise کیا ہے، اس کو ہم نے حل کر دیا ہے۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون بابت شمال مغربی سرحدی صوبہ مقامی حکومت (ترمیمی) مجریہ 2010 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Thank you. Extra Agenda Item No. 7 A, B and C. The honourable Minister for Local Government NWFP, to please introduce before the House the North West Frontier Province Local Government (Amendment) Bill, 2010. The honourable Minister for Local Government.

(شور)

Mr. Bashir Ahmad Bilour (Seniour Mininster): Sir, I beg to introduce the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010 in this august House.

(شور)

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! چار کسان، څلور کسان ولاړ دی۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: سر! یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔ 'میری ایڈ جرنمنٹ موشن پر بحث' ایجنڈے پر ہے، یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔

(شور)

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): یہ اہم لیجسلیشن ہے اور اسے اتنی جلدی میں کیا گیا ہے اور ہمیں ٹائم نہیں دیا گیا ہے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! تاسو ما ته فلور راکړو، ما دا بل Introduce کړو۔

(شور)

جناب سپیکر: بات سنیں پہلے، یہ Introduce ہو جائے، اس کے بعد آپ بولیں۔

(شور)

حاجی قلندر خان لودھی: یہ تو اسمبلی بلڈوز کرنے والی بات ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر ایجنڈے پر میری ایڈ جرنمنٹ موشن ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں/شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، دا هاؤس خو یرغمال نه شی کیدے کنه۔ سپیکر صاحب، زهٔ دا۔۔۔۔

(شور/قطع کلامیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، تاسو ما ته فلور راکړے دے، زهٔ ئے فلور باندے تاسو ته وایم، تاسو بیا د هاؤس نه تپوس اوکړئ۔ ما ته فلور ملاؤ شوے دے، زهٔ خبره اوکړمه۔ دا خو هسے یو شلور کسان پاځی، شور به کوی۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، زهٔ دا۔۔۔۔

(شور)

سینئیر وزیر (بلدیات): څلور کسان دی، سپیکر صاحب۔ زهٔ بل Introduce کومه تاسو د هاؤس نه تپوس او کړئ۔

(شور)

سینئیر وزیر (بلدیات): حیات خان! آپ تو کہتے ہیں کہ ختم کریں، پھر کیا بات ہے؟

(شور)

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، تاسو ما ته فلور را کړے دے۔

(شور)

Senior Minister (Local Govt;): I beg to introduce the N.W.F.P Local Government (Amendment) Bill, 2010, in this august House.

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سکندر حیات خان شیر پاؤ: ہم آپ سے رولنگ مانگ رہے ہیں اس طریقہ کار پر۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، میں دے رہا ہوں۔ آپ بیٹھ تو جائیں نا۔ سارے بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: سر! ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔ میری ایجنڈے پر ایڈ جر نمنٹ موشن ہے جس پر بحث ہونی ہے۔

جناب سپیکر: میں نہیں کر رہا ہے، زیادتی کوئی نہیں کر رہا ہے۔ (قہقہہ) آپ بیٹھ تو جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ تو جائیں نا۔

جناب محمد جاوید عباسی: میری ایڈ جر نمنٹ موشن پر بحث ہونی ہے۔ ہم یہاں بیٹھنے کیلئے نہیں آئے، ہم یہاں بات کرنے کیلئے آئے ہیں۔

(شور)

Mr. Speaker: Order please, order please -----

(شور)

Mr. Speaker: Order please, order please -----

(شور)

جناب سپیکر: تاسو لږ خو کښینئ چه زهٔ خبره اوکړمه کنه۔ آپ بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں، میں بات کرتاہوں جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: آپ اس پر رولنگ دے دیں۔

جناب سپیکر: میں دے رہاہوں لیکن آپ بیٹھ تو جائیں نا۔ یہ کیا بڑا Touchy سا سبجیکٹ آگیا ہے ؟آپ سارے بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ تھوڑا بیٹھ جائیں۔ لاء منسٹر صاحب! آپ Situation clear کریں، کیا ہے، کیا Status ہے ؟

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اب آپ خاموش رہیں، میں Legal opinion لے رہاہوں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں Legal opinion لے رہاہوں، آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): دا ګورئ جی اضافي ایجنډا خو څه نوے شے نه دے جی، It's part of the procedure، زمونږ Conduct of Business چه کوم رولز دی، په هغے کښے اضافي ایجنډا راتلے شي۔ It's a routine matter، دا څه خاص خبره نه ده۔ اوس Already چه کوم دے-----

(شور)

Minister for Law & Parliamentary Affairs: Let me finish, now this Bill already stands introduced, this Bill already stands introduced in the House.

(شور)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دا Already introduce شولو او په دے باندے Further کارروائی اوکړئ او دوئ چه کوم ووټنګ ټائم راشی نو په هغه وخت کښے خپلے خبرے هم کولے شی اوچه څنګه کوی۔۔۔۔

(شور)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: 'Consideration stage' ته اوس تاسو Move شئ جی۔

(شور)

جناب سپیکر: میں آپ کو کلیئر کرتا ہوں۔ آپ تھوڑا میری بھی سنیں نا۔ میں نے تو خالی ان سے رائے لے لی، ابھی میں آپ کو کلیئر کرتا ہوں کہ It's a clear cut legislation اور Normally ہم نے ایجنڈے پر ایکسٹراایجنڈا آئٹم لیا ہوا ہے۔ اگر، اگر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: بات تو سنیں نا، اگر آپ لوگ Oppose کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اگر آپ لوگ Oppose کرتے ہیں اس کو، تو آپ کا حق ہے موشن کو Oppose کریں۔

(شور)

ملک قاسم خان خٹک: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: اودریږه، ملک قاسم خان څه وائی؟ (قہقہہ)

ملک قاسم خان خٹک: یہ جمہوریت کا قتل ہے، اس کو سننے کیلئے بھی ہم تیار نہیں ہیں۔ سپیکر صاحب۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: ایجنڈا میں میری ایڈ جر نمنٹ موشن پر بحث ہے۔

جناب سپیکر: دا داسے ده جی چه ایډجرنمنټ موشن د ټولو نه Last Item وی، دا به وروستو اخلو، ایډجرنمنټ موشن۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، ته څه وائے؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، زۂ دے رول (3) 73 تہ راغلم جی چہ "If not less than fourteen Members so rise, the Speaker shall announce that leave is granted and the motion will be taken up as the last item for Adjournment motion discussion for not more than two hours" تو یہ کہ will be the last item for the discussion. اب اگر آپ Legislation کو بعد میں کرتے ہیں تو پھر وہ نہیں ہو سکتا۔ پہلے تو آپ Legislation کریں گے اور Discussion, last item of the agenda کریں گے۔

جناب سپیکر: نہ، دا اوس خو بل کلیئر شو کنہ۔

(شور)

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: لیکن جناب سپیکر، دیکښے دا وائی چہ کال اټینشن باندے 7، 8 چہ دے، بیا خو کال اټینشن دغہ راځی Seven and Eight۔

جناب سپیکر: کلیئر کټ رولنگ مے درکړو درلہ، ایډجرنمنټ موشن د ټولو نہ Last item وی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: ټھیک شوہ جی۔ بالکل ټھیک دہ۔

جناب سپیکر: د هغے نہ مخکښے ایډیشنل ایجنډا آئټم مونږہ لیجسلیشن اخستے شو او ستاسو پہ وینا ما اخستے دے خو خو ځل د ټولو نہ مخکښے۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: لیجسلیشن مو نہ دے اغستے جی خو دا تاسو ورکړو۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو کہ Agree کوئ نہ، موشن۔۔۔۔

(شور)

Mr. Speaker: Now I am going to take the extra Agenda Item No. 7 A, B, and C. The honourable Minister for Local Government to please introduce the North-West Frontier Province Local Government (Amendment) Bill, 2010. The honourable Minister for Local Government, please.

(Applause)

Senior Minister (Local Govt;): Thank you, Sir, I beg to introduce the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010 in this august House.

(شور)

جناب سپیکر: پہ دیکښے شتہ Consensus؟-----

(شور)

Mr. Speaker: No, there is no consensus asked for in the rules.

(آوازیں/شور)

جناب سپیکر: آپ Quote کریں نا، کہاں پر ہے؟ دکھادیں، بک دکھادیں۔

(شور)

Mr. Speaker: That is only for Private Members' Bill. We have to go by books.

(تالیاں)

جناب سپیکر: انہوں نے بل موو کیا اور The Bill stands introduced.

Seniour Mininster (Local Government): Mr. Speaker Sir, I request that you may exercise powers under the proviso of rule 82, enabling me to move for the consideration of the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010.

Mr. Speaker: In exercise of the powers conferred on me by rule 82 of the Provincial Assembly of NWFP Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, I hereby suspend this provision and allow the Minister concerned to move motion for the consideration of the North West Frontier Province Local Government (Amendment) Bill, 2010.

Senior Minister (Local Government): Sir, I beg to move that the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion moved & the question is that the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Now those who are against it may say 'No'.

Voices: No.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage'-----

سینیئر وزیر (بلدیات): ما تہ وخت را کړئ جی۔

آوازیں: او شمارئ، او شمارئ، Countingکرائیں۔

Mr. Speaker: Okay, okay. Those who are in favour of it may stand up before their seats. Stand up. (Secretary Sahib to please count down)

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Speaker: In favour 60. Now those who are against it, they may stand up. (Secretary Sahib to please count down)

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محمد علی خان! آپ اٹھ بھی رہے ہیں اور ہر چیز-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ مجھے پتہ ہے، مجھے پتہ ہے، نہیں جی وہ 'Yes' پر کھڑا تھا-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں ہوں، میں Impartial ہوں-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، میں ساری عمر------

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Count down, count down.

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اچھا، کبنینہ تۂ، اچھا۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: In favour sixty اور Against میں Eleven آئے لیکن دونوں میں محمد علی خان Count down ہوا ہے، 'Ayes' میں بھی Count down ہوا ہے اور 'Noes' میں بھی Count down ہوا ہے۔

(شور)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Mr. Speaker: Now 'Consideration Stage'; since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the

Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Clauses 1 to 2 stand part of the Bill.

(Applause)

<u>Mr. Speaker</u>: Preamble also stands part of the Bill. ‘Passage Stage’.

(Interruption)

<u>Mr. Speaker</u>: Be serious please. Order please, order, order please. Order please. ‘Passage Stage’; The honourable Minister for Local Government NWFP, to please move that the North West Frontier Province Local Government (Amendment) Bill, 2010, may be passed. The honourable Minister for Local Government, please.

<u>Senior Minister (Local Government):</u> Sir, I beg to move that the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010 may be passed, please.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion moved & the question is that the NWFP Local Government (Amendment) Bill, 2010 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

(تالیاں)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی، نگہت اورکزئی بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! کل یہ ہوگا کہ آپ کی سیٹ پر چیف سیکرٹری صاحب بیٹھا ہوگا، ایک دم ترمیم آئیگی کہ جی پھر آپ بیوروکریسی کو لیکر یہاں پر لے کر آئیں اور ان جمہوری منتخب لوگوں کو جی اگر یہاں سے اٹھائیں اور کون۔۔۔۔۔

(شور)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: آپ کا جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر</u>: Mover کا حق بنتا ہے، آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، کل بشیر بلور صاحب کا بیٹا چار سال ٹاؤن ناظم رہا ہے، اس وقت ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ غیر جمہوری نظام ہے۔ جناب سپیکر صاحب، کل جب ان کا بیٹا ڈسٹرکٹ ناظم کیلئے کھڑا ہوا تھا، اس وقت تو لوگوں کی منتیں کر رہے تھے۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: نگہت بی بی، نگہت بی بی۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: .Only Nighat Bibi آپ بیٹھ جائیں، سب بیٹھ جائیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ظاہر شاہ خان: زهٔ خبره کوم۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! مجھے بہت افسوس سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ آج گورنمنٹ نے جس طریقے سے Elected لوگوں کو ہٹا کر اور ترمیم کر کے ایک غیر جمہوری حق اس طرح اسمبلی کو پہلی دفعہ یہ دیدیا گیا ہے اور اس میں سر، یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ الیکشن کب ہوں گے اور یہ ایڈمنسٹریٹرز کب تک یہاں پر ہوں گے؟ جناب سپیکر صاحب، اگر سندھ اسمبلی نے یہ پاس کیا ہے تو انہوں نے تین مہینے کا اس میں ٹائم دیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہاں پر بات کرنا چاہوں گی کہ جب سینیئر منسٹر کا بیٹا چار سال ٹاؤن ناظم رہا تو اس وقت تو یہ نظام بہت اچھا تھا، یہ نظام چل رہا تھا، یہ نظام گلی کوچوں تک جا رہا تھا اور جب سینیئر منسٹر کا بیٹا ڈسٹرکٹ ناظم کیلئے کھڑا ہوا، اس وقت تو ہر پارٹی کے پاس جا کر کہتے رہے کہ میرے بیٹے کو ووٹ دیں، اس وقت تو نظام چل رہا تھا۔ آج جب ان کا بیٹا ڈسٹرکٹ ناظم نہیں ہے تو انہوں نے انتقامی طور پر ان تمام جمہوری لوگوں کو بیک قلم جنبش ہٹا دیا۔

(شور / قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Order please, order please.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نظام، ایڈمنسٹریٹرز کے ہاتھ میں چلا گیا ہے نظام، کل آپ کی جگہ پر کوئی بیوروکریسی کا بندہ آ کر بیٹھ جائے گا اور کہہ دے گا کہ جی ترمیم کے ذریعے ختم، اور آپ کی جگہ کوئی بھی سیکرٹری آ کر بیٹھ جائے گا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ وہ نظام تھا جس سے گلی کوچوں تک لوگوں کو انصاف ملتا تھا، گلی کوچوں تک لوگوں کو، جناب سپیکر صاحب، آج بشیر بلور صاحب پھر وہی اپنا غیر جمہوری طرز کا رویہ اختیار کر رہے ہیں لیکن بشیر بلور صاحب کو تو کم از کم یہ بات نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ تو بہت Interested تھے

ان تمام معاملات میں اور اس میں جمہوری لوگ ان کے پاس، آج مجھے یہ بتائیں کہ بشیر بلور صاحب کے پاس کتنے لوگ آکر ان سے ملتے ہیں؟ جناب سپیکر صاحب، ایک ناظم، ٹاؤن ناظم، تحصیل ناظم، یونین ناظم، پھر اس کے بعد ڈسٹرکٹ ناظم۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ آج گورنمنٹ نے ایسا غیر جمہوری فیصلہ کیوں کیا؟

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب۔

ایک معزز رکن: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منٹ خیر دے جی، خیر دے ټول به وایو، ټولو ته به موقع ملاویږی۔ سب کو ملے گا، آرام سے ایکدوسرے کو سنیں۔ جی اکرم خان درانی۔

جناب محمد اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): محترم سپیکر صاحب، حقیقت دا دے، مونږ د دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا ریزولیوشن به هم راولو جی۔

قائد حزب اختلاف: ریزولیوشن خو جی زما خیال دے تاسو بلډوز کړل، اوس دا ډیره اهم خبره ده په دے مونږ ته کافی موقع راکړئ جی۔

جناب سپیکر: وایئی جی، بسم اللہ۔

قائد حزب اختلاف: سپیکر صاحب، دا یو جمهوری ځائے کښے مونږ ناست یو او دا څومره زمونږ کسان چه دی، دا په یو پرچی Elected ممبران راغلی دی۔ میرے خیال میں قاضی صاحب سر ہلا رہا ہے، میں ذرا اردو میں بات کروں گا پہلے۔ (قہقہہ) جناب سپیکر صاحب! یہاں پر جتنے بھی ہم بیٹھے ہیں بشمول آپ کے، بشمول چیف منسٹر، منسٹرز اور ایم پی ایز، یہ ہم ایک انتخابی راستے کے ذریعے جو اس ملک کا قانون اور آئین ہے، اس کے تھرو آئے ہیں اور لوکل باڈیز جمہوریت کا وہ پہلا پہیہ ہے جب آدمی جوان ہوتا ہے، کالج سے نکلتا ہے، سکول سے نکلتا ہے یا اس وقت ہمارے بڑے بڑے جو زمیندار ہوتے تھے، جو کہ اس سسٹم کو چلاتے تھے اور یہی بلدیاتی ایک سسٹم ہے جس سے آج چیف منسٹر بھی اس کے بعد بنے ہیں، پرائم منسٹر بھی بنا ہے اور بہت سے بڑے بہت اہم عہدوں پر اسی نظام کے پیدا کردہ لوگ یہاں تک پہنچے ہیں۔ مجھے کبھی بھی نہیں، میں نے باہر بھی بات کی، آج مجھے رونا جس بات پہ آرہا ہے، وہ دو سیاسی پارٹیاں ہیں جو جمہوری نظام کو سب سے زیادہ تسلیم کرتی ہیں کہ ہم جمہوری نظام کے

داعی ہیں۔ (تالیاں) وہ ہے پیپلز پارٹی اور وہ ہے اے این پی، مجھے تھوڑا سا اس سائڈ پر بھی افسوس ہے، ان اپنے ساتھیوں پر کہ جو ہمارے ساتھ ہیں کہ وہاں پر بھی ان کی پارٹی بھی ہمیں تو زیادہ تر لوگ جمہوری سے زیادہ مذہبی سمجھتے ہیں لیکن ہم نے پانچ سال میں یہ ثابت کیا کہ ہم کہیں پر بھی رکاوٹ نہ بنے۔ جمہوری جو بلدیاتی سسٹم تھا اور جہاں پر بھی کسی ناظم کا مسئلہ ہوتا تھا، یونین کونسل کے ناظم کا مسئلہ ہوتا، ہم اس کو صدق دل سے تسلیم کرتے تھے اور اپنے منسٹر اور ایم پی اے سے بھی اسی طرح بات کرتے تھے کہ اس کا خیال رکھیں۔ آج یہاں پر جو جمہوریت کا گلہ گھونٹا گیا اور آج یہاں پر میں نے باہر بھی اپنے بہت سے ساتھیوں سے بات کی کہ خدا کیلئے یہ بہت کم دن ہوتے ہیں لیکن تاریخ میں اس ورق پر آپ اپنی پارٹی کی بات نہ لکھیں کہ یہاں پر جو جمہوری پارٹیاں ہیں، انہوں نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی رکھ کر اپنے پاؤں کو کاٹا، یہ جمہوری نظام میں ناظم، کونسلر اور ڈسٹرکٹ ناظم، تحصیل ناظم آپ کے بازو ہیں۔ جہاں پر بھی لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہوتا تھا، اس پشاور میں ناظم جو تھے، وہ وہاں پر قتل ہوئے تھے اور وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ تھا، وہ گورنمنٹ کا Favour کرتے تھے۔ آج میں اس ایوان میں کلیئر کرتا ہوں کہ آج ہم اپنے بازوؤں کو کاٹ رہے ہیں، اپنے پاؤں کو کاٹ رہے ہیں اور آج ہم اپنے وجود کا حصہ کاٹ رہے ہیں۔ عجیب سی بات ہے کہ ٹی ایم او جو 17 اور 16 گریڈ کے ہیں یہاں پر، ان پر تو اعتماد ہے کہ وہ وہاں پر ٹاؤن کو چلا رہے ہیں لیکن وہاں پر جو ساٹھ یونین، تحصیل کے لوگوں نے ووٹ دیا ہے، اس کا گلہ ہم گھونٹ رہے ہیں اور وہاں پر کل ایک سرکاری آفیسر اور وہاں پر ہم ٹی ایم او کو بٹھائیں گے۔ (تالیاں) وہاں پر آج یہ فیصلہ بھی نہیں ہوا ہے کہ ڈپٹی کمشنر یا ڈی سی او آج وہاں پر پورے ضلع کے، پشاور ضلع میں آپ دیکھیں، میرے خیال میں 172 یونین کونسلز ہیں۔

<u>آوازیں</u>: بانوے۔

<u>(قائد حزب اختلاف)</u>: Ninety two ہیں، 92 یونین کونسل ہیں، اس کے ناظمین، کونسلرز نے ایک ضلع ناظم منتخب کیا، آج ہم اس کو ہٹا رہے ہیں، اس پر ہمارا اعتماد نہیں ہے، اس پر ہمارا اعتبار نہیں ہے اور ہمارا وہاں پر ڈی سی او پر اعتماد ہے؟ آج جب یہاں پر ہم قرارداد لا رہے ہیں کہ زرداری صاحب کے حق میں دوبارہ ووٹ دیں اور کوئی اس کو ہٹا رہا ہے، کوئی بادل اس طرح نظر آ رہے ہیں تو ہمیں یہ دن بھی دیکھنا چاہیئے کہ اگر ہم صدارتی کرسی کو بچانے کیلئے لگے ہیں، اگر ہم پرائم منسٹر کی کرسی کو بچانے کیلئے لگے ہیں، اگر ہم ایک چیف منسٹر کی کرسی کو بچانے کیلئے ہیں تو میرے خیال میں یہ معصوم ناظمین، یہ بے چارے معصوم

ناظمین جو تھے، ان کو، جو کہ لاء تھا اور یہاں پر اس لاء میں مجھے عجیب سا لگا، میرے ایک ناظم بیٹھے ہوئے ہیں وہاں پر، عطیف الرحمان صاحب اور میرے خیال میں اس گورنمنٹ نے اس کا بھی خیال نہیں رکھا کہ ایک ایم پی اے کا ایک بھائی شہید ہوا اور ایک ہفتے بعد اس کا دوسرا بھائی زخمی ہوا اور اخبار میں انہوں نے بیان دیا تھا کہ اگر اس نظام کو ختم کیا گیا تو میں استعفیٰ دوں گا، آج وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں، اورنگزیب خان انہوں نے وہاں پر بات کی تھی، تو آج اگر ہم اس زخمی اورنگزیب کی بات کو سامنے رکھتے کہ (تالیاں) آج وہ ہاسپٹل میں ہیں، ان کے بدن پر زخم ہیں اور آج ان کی زبان کی بات جو ہے، ابھی لوگ آئیں گے تو اس ایم پی اے سے پوچھیں گے کہ آپ نے استعفیٰ کی بات کی تھی، آپ کا کیا خیال ہے؟ تو میرے خیال میں آج جس طریقے سے اس نظام کو ختم کیا گیا، اس میں کوئی جلدی نہیں تھی، ہم نے اسلئے Oppose کیا کہ انہوں نے ٹائم بھی نہیں دیا ہے، وقت بھی نہیں دیا ہے کہ الیکشن کب کریں گے اور جب وقت، ٹائم فریم نہیں ہے تو ہمارا یہ اعتماد نہیں ہے کہ یہ دوبارہ الیکشن کروائیں گے۔ شکر ہے کہ ہم جمہوری لوگ ہیں اور آج ہم نے اپنے آپ کو اس فیصلے سے بچالیا اور ابھی دیکھ رہے ہیں کہ یہ کتنی مدت میں دوبارہ یہ الیکشن کرواتے ہیں؟ لیکن ہمیں یقین نہیں ہے کہ یہ الیکشن کروانے والے ہیں، اس کو یہ اسی طرح چلائیں گے اور پھر لکھیں گے کہ لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ ٹھیک نہیں ہے، ہم الیکشن نہیں کرواسکتے ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔ جاوید۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: One by one, one by one.

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: وہ بہت پہلے سے کھڑے تھے۔ ہر پارٹی سے ایک ایک بندے کو ٹائم ملے گا، سب نہیں بول سکتے۔

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہاں جو بات میرے دوستوں نے کہی ہے، یہ قصہ اس طرح نہیں ہے اور میں انشاء اللہ بالکل سچائی کی طرح بات کروں گا اور میں ہاؤس کے سامنے یہ بات رکھوں گا کہ یہ صوبائی اسمبلی ہے، اس کے Collective wisdom کی طرف ہم نے

جاناہےاور جوCollective wisdomہوگااور یہ جو بیٹھے ہوئے لوگ ہیں، انہوں نے فیصلہ کرنا ہوگا۔ کئی مہینوں سے چلا چلا کر ہر آدمی یہ بات کہہ رہا تھا کہ یہ فیڈرل سبجیکٹ ہے، یہ صوبوں کے حوالے کریں اور صوبے اس پر بیٹھ کر فیصلہ کریں، جب فیڈرل نے یہ اپنے پاس رکھا ہوا تھا اور یہ بڑی زیادتی تھی اس وقت، ہم نے کبھی بھی اس بات کو سپورٹ نہیں کیا تھا کہ جو معاملہ صوبوں کا ہونا چاہیئے، وہ اختیارات فیڈرل نے اپنے پاس رکھے ہوئے تھے اور جناب سپیکر، آج کوئی شب خون ناظموں کے اوپر نہیں مارا گیا، اگر یہ مارا جاتا۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> ہم نے آپ کی بات سنی اور آپ بھی خاموشی سے ہماری بات سنیں، You are not a Speaker.

<u>Mr. Speaker:</u> No cross talking, no cross talking…

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> آپ بیٹھیں، ہمیں اپنی بات کرنے دیں۔

(تالیاں)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> No cross talking. No disturbance, no disturbance, please…

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> بی بی! آپ جی۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> اگر ناظمین کے اوپر شب خون مارا ہوتا تو ہم سب سے پہلے راستے میں کھڑے ہوتے اور ان کا دفاع کرتے۔ جناب سپیکر! اب یہ ٹرم ختم ہو گئی تھی، اب ان کی معیاد ختم ہو گئی تھی، ٹائم پورا ہو گیا تھا۔ کوئی صوبوں کے پاس اب یہ اختیارات گئے تھے تو صوبوں نے بیٹھ کر کوئی فیصلہ کرنا تھا کہ آئندہ کیا ہم اسی نظام کو برقرار رکھیں گے؟ کیا اس نظام میں ہم Amendment لائیں گے؟ کیا ہم الیکشن کرائیں گے اور کب کرائیں گے؟ یہ اختیارات صوبوں کے پاس آئے تو صوبوں نے اس پر لیجسلیشن کرنی تھی۔ یہاں پہلے ہم نے کبھی ناظموں کی کوئی بات کی ہے؟ جب بھی یہاں بات آئی ہے، Collectively سب نے اس وقت کے نظام کو، انہوں نے کہا ہے کہ ناظم یہ ہوتا، کہ جب صوبائی حکومتیں آ گئی تھیں اور اسی دن یہ نظام ختم کر دیتے تو ہم کہتے کہ یہ بڑی زیادتی ہوئی، جناب سپیکر۔ اب چونکہ انہوں نے اپنی ٹرم پوری کر لی

ہے اور چاروں صوبوں کو لوکل گورنمنٹ کے اختیارات دے دیے گئے ہیں کہ وہ خود Amendment کریں اور خود اس میں Amendment لائیں، میرے خیال میں اور اس کے علاوہ کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا تھا، یہی طریقہ ہو سکتا تھا۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ اگر ہم جب آج کہہ سکتے کہ لیجسلیشن کرنی ہے، کس طرح کا نظام رکھنا ہے، جب تک ہمیں اس نظام کے اوپر پتہ نہیں ہے؟ ان ناظموں کو ہم یہ کہہ دیتے کہ کیا یہ چار چار سال یا تین تین سال یا چھ چھ سال Continue رکھتے؟ ہاں، ہمیں حکومت وقت سے پرزور اپیل ہے کہ وہ آج ہی تاریخ مقرر کرے لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کا یا جتنا بھی جلدی ہو سکے، یہ بہت ضروری ہے، یہ جمہوریت کی نرسری ہے، اس میں لوگ آکر سیکھتے ہیں۔ ہاں یہ اختیارات بالکل حکومت کے پاس ہیں کہ وہ لیجسلیشن لے کر آئیں گے، ہم سارے یہاں بیٹھ کر بات کریں گے اور اس میں بالکل ہم نے کوئی ایسا معاملہ اگر اس صوبے پر، اور یہ ایک صوبے کا معاملہ بھی نہیں ہے، یہ چاروں صوبوں کے پاس گئے، چاروں صوبے اپنے اپنے Collective wisdom کے مطابق فیصلہ کریں گے جناب سپیکر، حکومت سے ہماری صرف ایک ریکویسٹ ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے، اس ملک کے اندر یہ جو لوکل گورنمنٹ کا جو بھی سسٹم وہ لانا چاہتے ہیں، ایک تو ہمیں ابھی تک یہ علم نہیں ہے کہ کیا یہ ناظموں کا سسٹم برقرار رکھیں گے بھی کہ نہیں؟ اور اگر اس کو برقرار اسی صورت میں رکھنا چاہتے ہیں پھر اس کا الیکشن ہونا چاہیئے۔ ایک یہ بھی مہربانی کریں کہ آج یہ بھی پتہ چلنا چاہیئے کہ جو اگر ایڈمنسٹریٹرز Appoint ہوں گے تو وہ کن لوگوں کو Appoint کیا جائے گا؟ کس طرح Appoint کیا جائے گا؟ اور ایسا نہ ہو کہ اس میں کوئی ایسی بات بعد میں لوگ کریں کہ غیر جانبدار لوگ آئیں تاکہ وہ سب کے ساتھ برابری کا سلوک کریں، جناب سپیکر۔ لہذا ناظم، اس سسٹم کے اوپر آج کسی نے وار نہیں کیا ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ چونکہ اس کا ٹائم ختم ہو گیا تھا، ایک نئے فیز میں ہم داخل ہونے والے تھے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ شاید In time arrangement ایسا ہی تھا، اس کے علاوہ شاید کوئی اور دوسرا طریقہ موجود نہیں تھا جناب سپیکر، اسلئے ہم نے سپورٹ کی ہے حکومت کی آج۔

(قطع کلامیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: میاں افتخار صاحب، میاں افتخار حسین صاحب، میاں افتخار حسین صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بیٹھ جائیں جی۔

سردار اورنگزیب خان نلوٹھا: اچھا۔
جناب سپیکر: میاں افتخار حسین صاحب۔

(قطع کلامیاں / شور)

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، ستا سو۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

وزیر اطلاعات: خیر دے کسان نور هم شته، ستا سو جواب به اوکړی۔

(قطع کلامیاں / شور)

وزیر اطلاعات: شته دے، ټول شته۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: تاسو کښینئی جی، بس تاسو کښینئی۔
وزیر اطلاعات: مجھے فلور دیا گیا ہے، ذرا گزارا کیا جائے۔
جناب سپیکر: میں جس کو فلور دیتا ہوں، اس کی باری ہوتی ہے۔ میں نے سارے ہاؤس کو چلانا ہوتا ہے، میں آپ سب میں فرق اتنا بھی نہیں کرتا لیکن جو وقت کے لحاظ سے۔۔۔۔
حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر صاحب، جب بھی ہمارے اپوزیشن کا کوئی بندہ کھڑا ہوتا ہے تو آپ اس کو ٹائم نہیں دیتے۔ مجھے سب پتہ ہے، آپ مجھے اتنا بھی نہیں بولنے دیتے۔ میں کافی وقت سے کھڑا ہوں اور جب بھی بولنے کیلئے اٹھتا ہوں تو آپ مجھے بٹھا دیتے ہیں۔
جناب سپیکر: میں اپوزیشن، دیکھیں جی۔۔۔۔
حاجی قلندر خان لودھی: کبھی مجھے کہہ دیتے ہیں کہ بی بی بول رہی ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ فلاں کو میں نے فلور دیا ہوا ہے۔
جناب سپیکر: آپ بات سنیں جی قلندر خان لودھی صاحب، میں بیلنس رکھتا ہوں اپوزیشن کو بھی اور گورنمنٹ کو بھی بلکہ آپ کی یہ بات، آپ بیٹھ جائیں نا۔۔۔۔
حاجی قلندر خان لودھی: میں کیوں بات نہیں کروں گا، میں وہی بات کروں گا جو میرے ساتھ، میں ایسا نہیں ہوں کہ میں ایسی باتیں کروں۔ میں وہ بات کروں گا جو ہاؤس کے فائدے میں ہو گی۔ وہ بات کروں گا جسے آپ Accept کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: لیکن آپ مجھے، جب بھی میں اٹھتا ہوں تو آپ کہتے ہیں کہ بی بی بول رہی ہے، فلاں بول رہا ہے، میں پارلیمانی لیڈر ہوں اپنی پارٹی کا۔ آپ جس کو اجازت دیتے ہیں، وہ بولتا ہے تو آپ مجھے اجازت دیا کریں ناخواہ مخواہ۔ (قہقہے) میں جب بولتا ہوں تو کہتے ہیں کہ کیا نگہت اس ہاؤس کی ممبر نہیں ہیں؟ اور اس کا حق ہے بولنا، میرا اپنا حق اپنی جگہ ہے۔

جناب سپیکر: قلندر خان لودھی صاحب، بس آپ بیٹھ جائیں جی۔ آپ اپنی بی بی کو ذرا قابو رکھیں، آپ کی پارٹی کی ہیں نا۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، بڑی مہربانی۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب، میاں افتخار صاحب۔

(قطع کلامیاں / شور)

وزیر اطلاعات: جی، جی میں، سپیکر صاحب، آپ کی بڑی مہربانی۔ سب سے پہلے تو یہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ کی پارٹی سے بھی ایک ایک بندہ بولے نا۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

وزیر اطلاعات: کیا جی، څه وائی ؟

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب، میاں افتخار حسین صاحب آنریبل منسٹر فار انفارمیشن پلیز۔

وزیر اطلاعات: پتہ نہیں ہے، میری باری جب آجاتی ہے تو ان کو اعتراض ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ لودھی صاحب کی فریاد سنی جائے تو یہ بہتر رہے گا۔ بی بی کی جگہ ان کو ہی اہمیت دی جائے تو یہ بہتر رہے گا کیونکہ جاوید عباسی صاحب نے جو کچھ فرمایا، مجھ سے اچھے انداز میں وہ سب کچھ کہہ گئے۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ سسٹم اپنی جگہ برقرار ہے، ہم سسٹم کے مخالف نہیں ہیں۔ شروع دن سے لیکر آج تک ہم یہی کہتے چلے آرہے تھے کہ اس میں خرابیاں ہیں، ان خرابیوں کو ہم نے دور کرنا ہے، لہذا آج وہ وقت آہی

چکا ہے کہ ان کی معیاد پوری ہو چکی ہے اور تقریباً پاکستان کی سطح پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ اب جبکہ ہم فیصلے کرنے جارہے ہیں، ان کی اپنی رائے ہو گی، ہماری اپنی رائے ہو گی۔ ہم جمہوریت کی پیداوار ہیں، جمہوریت ہی کو پنپنا چاہتے ہیں اور اس کو اگر ہماری خون کی ضرورت پڑی تو دیں گے اور وقت نے یہی ثابت کیا ہے۔ (تالیاں) خدا نہ کرے کہ ڈکٹیٹروں کے ساتھ کبھی ہم بیٹھے ہوں یا کسی ڈکٹیٹر کو ہم نے مضبوط کیا ہو یا کسی ڈکٹیٹر کا ساتھ دیکر اپنے آپ کو مضبوط کرنے کی کوشش کی ہو۔ (تالیاں) خدا ایسا دن ہم پر نہ لائے کہ ہمارا دامن اتنا داغدار ہو کہ ہم جمہوریت کا نام لیں تو لوگ ہمارا مذاق اڑائیں۔ ہم نے جمہوریت کی خاطر سلاخوں کے پیچھے کافی مہینے اور سال گزارے، ہماری جائیدادیں ضبط ہوئیں اور ڈکٹیٹر شپ کے اس خاتمے کو۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>وزیر اطلاعات</u>: اگر آپ کو اتنا شوق ہے تو ذرا باہر یا یہاں سے نکل کر سنا کریں۔

<u>Mr. Speaker:</u> No cross talk, no cross talk. Address the Chair.

<u>وزیر اطلاعات</u>: یہ اگر ایک بی بی کو وہ نہ سنبھال سکیں، یہ عجیب سی بی بی ہے۔ (قہقہہ) ذرا گزارا کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی اس طرف بات کریں میاں صاحب، آپ اپنی ریزولیوشن کی طرف آ جائیں۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: ایسا ہے کہ جب میں ان کی بات سن سکتا ہوں تو یہ برداشت کا مادہ اگر ان میں نہ ہو تو یہ باہر جا سکتی ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: نہیں، نہیں، آپ ریزولیوشن کی طرف آ جائیں جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: ریزولیوشن کی طرف آ جاؤں؟

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کیا، ہاں نا۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں نا۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: نہیں جی، نہیں۔ یہ تو پھر ان کی، یہ بات کریں گے تو پھر اس کے بعد ریزولیوشن کی طرف آؤں گا نا جی۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی</u>: یہ تو Sum up کریں گے لیکن جو ہم نے باتیں کی ہیں، ان کا جواب تو دیں نا۔

جناب سپیکر: نہیں جی، وہ دے رہے ہیں، میاں صاحب دے رہے ہیں۔ میاں صاحب دے رہے ہیں، بس دوان سے ہو گئے، ایک میاں صاحب، آپ اس طرف سے، بس۔

وزیر اطلاعات: جی بالکل۔

جناب سپیکر: بس میاں صاحب، اس موقع پر گورنمنٹ کی طرف سے صرف ایک آپ بولیں گے، ان کی طرف سے دو نے بولا، بس۔

وزیر اطلاعات: وہ میرے بولنے کو اتنا تقسیم کیا گیا کہ مجھے سمجھ ہی نہیں رہی۔ اگر مجھے بولنے دیا جائے تو میں بول لوں گا۔ ایسا ہے کہ اگر تلخی نہیں چاہتے، ہم پیار سے بات کرنا چاہتے ہیں۔

آوازیں: په پښتو کښے کوه۔

وزیر اطلاعات: دا د هغوی د پاره مے په اردو کښے کړے دے۔

ایک آواز: دا په پښتو کښے وایه، په اردو کښے تهٔ وئیلے هم نه شے او-----

جناب سپیکر: بسم الله ، خبره کوه جی۔

وزیر اطلاعات: دوئ وائی جی پښتو کښے خبرے اوکړه، زهٔ خو اوس په یو دوه کښے حیران یم۔ دا سے ده جی-----

جناب سپیکر: پښتو کښے وایئ جی۔

وزیر اطلاعات: دا سے ده جی چه اوولسم ترمیم چه پاس کړے دے ، هغه په ریکارډ شته۔ څوک چه د اوولسم ترمیم ملګری وو، هغه په ریکارډ شته۔ چا چه د پریذیډنټ سپورټ کړے وو، هغه هم په ریکارډ شته۔ چه څوک د جمهوریت په حق کښے وو او څوک د جمهوریت مخالف وو، هغه په ریکارډ باندے شته۔ مونږ نن هم چه دلته کوم کارکوؤ، مونږه ګنړو چه لوکل باډیز ضرور پکار دی، مونږ به د لوکل باډیز الیکشن کوؤ او دا هم په دے فلور وعده کوؤ چه زر ترزره به د لوکل باډیز الیکشن کوؤ او مونږ ته خلق وائی چه د الیکشن نه ویریږئ، مونږ خو په هغه ځائے کښے الیکشن کړے دےچه زمونږ ملګری په بمونو آلوتی دی خو چه د الیکشن رزلټ راغلے دے ، د خدائے په فضل مونږه ګټلے دے ځکه چه عوام زمونږ سره ملګری دی، (تالیاں) عوام زمونږ په ملګرتیا کښے دی۔ مونږ د الیکشن نه نه ویریږو، مونږ د مقابلے نه نه ویریږو خو څه حقائق دا سے دی چه

صرف په هره خبره سیاست کول، د دے لوکل باډیز په ذریعه د صوبائی خود مختیارے قتل شوے وو، دوئ د صوبو نه اختیار اغستے وو او چه کوم د صوبو کار وو، دا د مرکز نه شوے وو او هغه خلقو د دوئ لاسونه مضبوط کړی وو او د شیډول 6 د لاندے دے ته تحفظ ورکړے شوے وو۔ مونږ د جمهوریت د چهترئ د لاندے دا مضبوطول غواړو۔ مونږ د سیاست د موجوده پارلیمنټ د لاندے دا مضبوطول غواړو او مونږه وایو چه څنګه زمونږه پارلیمنټ د مرکز نه واخلئ تر صوبو پورے منتخب شوی دی، داسے به یونین کونسل، داسے به ټاؤن او داسے به ورپسے د ډسټرکټ، دا ټول به هم دغه رنګ منتخب کیږی او پاتے شوه د زرداری صاحب خبره، وائی زرداری صاحب کمزورے دے، زهٔ دا هم په دے فلور باندے وایم چه ډیر خلق دی چه کوم ټی وی ګان نه ګوری، په دے د زړه نه خوشحالوی، د دوو کالو نه دا خبره ده چه نن دے او که سبا دے، دا روان دے۔ چه څنګه ئے دوه کاله په زړه باندے داغ تیر کړو، دا پینځه کاله به هم دغه رنګ تیروی۔ (تالیاں) دا جمهوری حکومت دے، دا زرداری صاحب به څنګه کمزورے وی چه زمونږ اکرم درانی صاحب دوئ هم ورسره په مرکز کښے ښه په نره ولاړ دی؟ (تالیاں) هغوی هم ورسره دی او داسے خبره ده، دا د جمهوریت خبره ده، نن که زمونږ کار ښه نه وی نو سبا به الیکشن اوشی، مونږ به بائیلو، بل څوک به راشی خو دا خبره ده چه زرداری صاحب هم د دے جمهوریت پیداوار دے، کمزورے نه دے۔ که څوک وائی چه هغه کمزورے دے نو د دے مطلب خو دا دے چه جمهوریت کمزورے دے، پارلیمنټ کمزورے دے۔ ټول پاکستان ورله ووټ ورکړے دے، په دے بنیاد باندے مونږ نن دا خبره کوؤ چه صرف د یو سړی په نوم، د بل سړی په نوم د جمهوریت پښے وهل، یو خوا خو وائی چه د ناظم سره دا سسټم ختمیږی، جمهوریت ختمیږی، یو خوا د منتخب صدر د کمزورتیا د پاره دا اشاره ورکوی چه مونږ په دے مضبوط کړو، که په دے باندے مونږ جمهوری صدر مضبوطوؤ، چاته تکلیف څه دے؟ مونږ غواړو چه صدر د مضبوط شی، مونږ غواړو چه مرکزی پارلیمنټ د مضبوط شی، مونږ غواړو چه وزیراعظم د مضبوط شی، مونږ غواړو چه صوبائی پارلیمنټ د مضبوط شی، مونږ غواړو چه لوکل باډیز د مضبوط شی۔ ښه په ایماندارئ به

الیکشن کوؤ چه قوم چا له ووټ ورکړو، هغه به راځي، د چا د خوښے خلق به په کښے نه وي، البته دا یوه خبره ضرور ده چه د دے وضاحت چه څوک څوک به راځي، د هغه ځائے نه اووئیلے شو، سرکاري خلق، یقیناً چه هر رنګه الفاظ پکار دي خو سرکاري خلق دلته پردي نه دي راغلي۔ هر ځل دلته خبره کیږي چه جمهوري خلق پکار دي، مونږ نه غواړو چه سرکاري خلق د په کرسو باندے قبضه اوکړي خو دغه سرکاري خلق څوک دي؟ هر ځل به مونږ په دا سے انداز خبره کوؤ چه دا خلق به مونږ هډو په څه کښے حسابوؤ نه ټول عمر، چه ټول ډسټرکټ مونږ حواله کړے وے او د یو نظام نه بل نظام ته Transit period وي، لازمي خبره دا ده چه هغوی خپل میعاد پوره کړے وو، د دے معیاد پوره کیدو نه پس دلته به ایډمنسټریټران مقرر کیږي۔ دغه رنګ ډي سي او به پخپله دلته د ډسټرکټ په سطح وي او ټي ایم او به د تحصیل او د ټاؤن په سطح باندے وي، مونږ به دا Transit period چلوؤ او د هغے نه پس به مونږ زر تر زره الیکشن کوؤ چه د ډي سي او نه او د ټي ایم او نه اختیار عوامي خلقو ته راشي او د صوبائي خود مختیاریٔ هغه شرط هم پوره شي۔ زهٔ ډیره بخښنه غواړم که بیا هم را نه څه کمے بیشے شوے وي نو زهٔ د دے ملګرو نه هم بخښنه غواړم خو په دے باندے هغوی د ټولو د رائے هم احترام کوم خو په اپوزیشن کښے ناست چه کومو ملګرو نن ایمان تیر کړے دے، د هغوی د ایمان د تیرولو د پاره شاباسے هم ورکوم او ملګرو ته وایم چه یو ځل د ورله بیا دا ډیسک اوټکوی چه هغوی ته پته اولګي۔ (تالیاں)

ډیره مهرباني، تشکر۔ زهٔ جي اوس۔۔۔۔

جناب محمد علی خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔ پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: او د ریږه، دا میاں صاحب خبره ختمه کړي جي۔ جي، بسم اللّٰه۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

وزیر اطلاعات: جي د رول 240 د لاندے رول 124 د معطل کړے شي او ما ته د د قرارداد پیش کولو اجازت راکړے شي۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکرم خان صاحب! هسے که بهانه جوړوے نو هغه بیله خبره ده ګنی تاسو دوؤ اووئیل او هغوی یو، تاسو دوو اوکړو، تاسو دوه تنو او هغوی یو----

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! تهٔ زما خبره واوره، مونږ ته معلومه ده چه تهٔ هغوی مطابق چلیږے او دا سوال نه پیدا کیږی چه دا سے خبرے درسره اوکړم (تالیاں) چه تهٔ کله مونږ ته حکم کوے-----

وزیر اطلاعات: ډیر افسوس دے چه سپیکر آرډر نه کوی نو څوک به کوی؟

قائد حزب اختلاف: مونږ ډیر احترام کوؤ، مونږ ستا د کرسئی احترام کوؤ او چه کله تهٔ مونږته موقع اپوزیشن ته نه راکوے، زهٔ Personal explanation باندے هم دوه خبرے کومه۔

جناب سپیکر: اوکړئ۔

وزیر اطلاعات: زهٔ چه----

جناب سپیکر: موقع ورله ورکړه۔ موقع ورله ورکړه۔

قائد حزب اختلاف: او هغه زهٔ کومه چه زهٔ دا خبره کوم چه کله مشرف راغے او بلدیاتی نظام ئے راوړو، صرف جے یو آئی وو چه د دے انتخاب نه ئے انکار کړے وو۔ مونږ په دیکښے هډو حصه نه وه اغستے چه دا یو ډکیټیټر راوستے نظام دے او مونږ ځکه نه اخلو چه دا زمونږ دا نور سسټم خرابوی، زهٔ هغے خبرو ته نه ځمه چه دا یو د پارټئ مشر وئیلی وو چه ما ته په دهٔ کښے رڼړا لیدے شی، په مشرف صاحب کښے، مجھے اس میں روشنی کی کرن نظر آ رہی ہے (تالیاں) او په هغے باندے بیا هغوی ته استقبال ئے کړے دے۔ زهٔ دا کلیئر کومه چه په 17th Amendment باندے مونږ ډکټیټر ته یو کال ورکړے وو چه تهٔ به یونیفارم اوباسے، په هغه وجه باندے مونږ د هغه سره هغه کړے ده او چه تهٔ کله مونږ ته، دا زما د اپوزیشن ورور دے، دا یو پارټی هیڅ کوی چه کله اهم ایشو راشی او تاسو دوئ ته په هغے باندے اجازت نه ورکوئ نو زمونږ په دے ایوان کښے بیا کښیناستو ته زړه نه کیږی۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف اور اپوزیشن کے ممبران نے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: څه میاں صاحب، تهٔ خپل هغه پیش کړه۔

(شور)

وزیراطلاعات: زهٔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

(شور)

وزیراطلاعات: جناب سپیکر صاحب! د ټولو نه اول خو زهٔ د اکرم خان درانی صاحب په دے خبرو باندے ډیر د افسوس اظهار کوم چه هغوی دا خبره اوکړه چه تهٔ دغلته آرډر ته نه ئے ناست، چه په اسمبلئ کښے د سپیکر آرډر نه چلیږی نو د چا به چلیږی؟ دا به راجواړه وی۔ زهٔ بالکل، مونږ په دے الفاظ، دا الفاظ به هغوی واپس اخلی۔ (تالیاں) هر ځل مونږ دوئ پسے تلے یو چه هغوی مونږ په دے رضا کوؤ، پخلا کوؤ، عجیبه خبره ده، خبرے هم ټول اوکړی، وائی یو کال مے په اوولسم ترمیم ورکړے وو، دا ستا اختیار دے؟ چه یو کال د ورله ورکړے وو نو نهه کاله ناست وو او بیا د ورسره دوستانے کولے؟ ورته د او نه وئیل چه یو کال مے درکړے وو، زهٔ در نه ځم؟ هغه خو د پریښے نه وو، دا عجیبه خبره ده۔ زهٔ ډیر افسوس سره دا خبره کوم، مونږ خپل مشر، دوئ چه د رنړا خبره کوی نو هغه وخت کښے چه کوم شخصیت دا خبره کوله، هغه د عوامی نیشنل پارټئ حصه نه وه، زهٔ نوم نه اخلم، زهٔ ټولو مشرانو ته احترام لرم خو هغوی زمونږ پارټئ نه په دے لاړل، زمونږ د پارټئ او د هغوی لارے جدا شولے، مونږ پارټئ خپلے لارے جدا کړے خو مونږ جمهوریت سره لاړو او ډکټیټر شپ سره لانړو۔ زهٔ ډیر افسوس سره دا وایم پکار ده چه ټول تاریخ په رښتیا باندے بیان کړے شی، نن مونږ د جمهوریت خبره کوؤ، هغوی پخپله ایډمټ کړه د اسمبلئ په فلور چه اوولسم ترمیم سره مے ملګرتیا کړے وه، لهذا مونږ په دے باندے هم، ډیر د افسوس خبره ده چه جمهوری خلق به د اوولسم ترمیم سره ملګرتیا کوی۔ زهٔ بیا هم، ما خو څکه بخښنه غوښته او زهٔ ټولو ته وایم چه د خپلو خیالاتو اظهار پکار دے خو احترام لازم پکار دے، دوئ اول خبرے کړے دی، مونږ د هغے نه پس جواب ورکړے دے، سره د دے چه د غرض کار شوے دے خو دا بیله خبره ده چه هغوی زړه تشولو نو مونږ ورله د تشیدو جواب ورکړو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ټول هاؤس ته زهٔ دا وایمه جی او کهلاؤ وایم، د میډیا ورونړو ته خاصکر چه کله ما ته د بحث یا د داسے څیز ضرورت راشی نو اپوزیشن ته زهٔ ډېر حصه ورکوم بلکه د هغوی چه درے تنه پاڅی نو د ګورنمنټ بنچز نه زهٔ یو له موقع ورکومه۔ دے باندے هم چه دوئ نه خوشحالیږی نو زهٔ ئے نور په څه خوشحاله کړم؟ دا زما وړمبنئ Priority په دے ده چه د اپوزیشن حق زهٔ د ګورنمنټ بنچز نه زیات ګنړم نو دا خو اوس یو موقع ئے جوړه کړه درانی صاحب هسے د دغه د پاره۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے چند ممبران واپس آ گئے)

جناب سپیکر: اودریږئ، میاں صاحب یو شے پیش کړی نو بیا تاسو اووایئ جی۔ میاں افتخار حسین۔

وزیراطلاعات: جناب سپیکر صاحب! دا یو قرارداد زهٔ پیش کوم، اپیل کوم، الفاظ چه هر رنګ وی، دا ملګری به واوری۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے-----

(شور / قطع کلامیاں)

آوازیں: رولز، رولز۔

جناب سپیکر: رولز، رولز۔

وزیراطلاعات: ما خو اوکړو جی۔

جناب سپیکر: نه، هغه لا ما نه دی وئیلی، بیا اووایئ۔

وزیراطلاعات: رول 240 کے تحت رول 124 کو معطل کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The honourable Members to please move their resolution.

قرارداد

<u>وزیراطلاعات</u>: ډیره مهربانی جی۔ "یہ اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملاکنڈ ڈویژن میں نظام عدل موجودہ حکومت نے عدلیہ کے تعاون سے رائج کیا ہے مگر اب بھی تکمیل کی خاطر دارالقضاء اور دارالدارالقضاء کے قاضیوں کی تعیناتی ہونا باقی ہے، لہذا یہ ایوان سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس صاحبان سے اس معاملے میں تعاون کی اپیل کرتے ہیں کہ ملاکنڈ ڈویژن میں پائیدار امن کے قیام کیلئے اور مقدمات کو جلد از جلد نمٹانے کیلئے اور عوام کو بروقت انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے قاضیوں کی تعیناتی کو عملی جامہ پہنایا جائے"۔

<u>جناب سپیکر</u>: اسی طرح ریزولیوشن کوئی اور تو نہیں پیش کرنا چاہتا؟

<u>وزیراطلاعات</u>: بس جی دا تهول-----

<u>آوازیں</u>: نہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: یو منټ جی، اوس دا رولز ریلیکس شوی دی، دا نور ممبرز هم څه وایئی جی، بل څوک پیش کول غواړی؟ اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب۔

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور</u>: تھینک یو، سر۔ سر! "یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ماتحت عدالتوں میں بعض اوقات عجلت میں دیئے گئے Stay order سے-----

<u>جناب سپیکر</u>: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب! یہ ایک سیکرٹریٹ سے ایڈوائس آئی ہے کہ دوبارہ رولز Suspend کرانے کیلئے آپ ریکویسٹ کریں۔

<u>جناب اسراراللہ خان گنڈاپور</u>: شکریہ، سر۔ سر، میں رول 240 کے تحت رول 124 کو Suspend کرانے کی اجازت چاہتا ہوں تاکہ میں قرارداد یں پیش کر سکوں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: سر! یہ اگر ہمیں ریزولیوشن کی کاپیاں دی جائیں اور ہم دیکھ لیں-----

جناب سپیکر: ہر ریزولیوشن کیلئے 15 days کا نوٹس ہوتا ہے نا تو وہ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں یہ بات کر رہا ہوں کہ اس کی کاپی دیں، میرا مطلب ہے کہ ہم کس پر 'ہاں' اور 'ناں' کہیں گے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): یہ تو اچھی بات کر رہے ہیں سر، یہ بعض وقت غلطی۔۔۔۔۔

(شور)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اگر مجھے سن لیا جائے، اگر گورنمنٹ Agree نہیں کرے گی تو Defer کر لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! اس میں میری گزارش یہ ہے کہ پہلے میں ذرا اس پہ روشنی ڈالوں گورنمنٹ کی اجازت سے کہ ماتحت عدالتوں میں بعض ہمارے اہم منصوبے ہوتے ہیں جو کہ بعض اوقات Stay order کی وجہ سے لٹک جاتے ہیں اور ان پہ چونکہ عملدرآمد نہیں ہوتا تو انکی وہ جو Cost ہوتی ہے، وہ بھی اوپر چلی جاتی ہے اور عوام بھی اس سے مستفید نہیں ہو سکتے اور اس سلسلے میں سر، میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک ہمارے یہاں پر ورسک گرڈ سٹیشن کا مسئلہ ہے جو کہ 132 KV ہے، ایک عام نوعیت کا کیس ہے جس کی وجہ سے ابھی تک وہ لٹکا ہوا ہے۔ اسی طریقے سے اگر آپ ضلعوں کی لیول پر چلے جائیں، وہاں پر Pre-qualified contractors ہوتے ہیں، عدالت سے اچانک حکم آجاتا ہے۔ جب وہ حکم آجاتا ہے تو پھر وہ جو نیا پراسس ہوتا ہے، نئے سرے سے کرنا پڑتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل شروع ہے کہ جس کی وجہ سے منصوبے التواء کا شکار ہو رہے ہیں۔ میری اس میں یہ گزارش ہے کہ ہم اگر صورت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ گنڈاپور صاحب! اس پر میرے پاس دو ریزولیوشنز آئے ہیں، ایک میں جو آپ لوگوں نے منڈا ڈیم، پشاور گرڈ سٹیشن اور کئی پراجیکٹ لکھے ہیں جو حکم امتناعی کے باعث رکے ہوئے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔

جناب سپیکر: یہ والا ہے، آپ کا ہے یا دوسرا ہے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر! میں تو یہ آپ کے سامنے Preamble کے طور پہ دیکھنا چاہتا تھا، اسی طرح کے اہم منصوبے ہوتے ہیں جو کہ لٹک جاتے ہیں۔ میری اس قرارداد میں یہ گزارش تھی کہ اگر ماتحت عدالتوں کو اعلیٰ عدلیہ کی جانب سے یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تمام جو-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، کہ جتنے بھی منصوبے ہوتے ہیں، وہ التواء کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر اس میں اعلیٰ عدلیہ خود اپنے ماتحت عدالتوں کو یہ حکم جاری کرے کہ مہربانی کر کے آپ اس طرح کے Stay order سے اجتناب کریں تاکہ یہ منصوبے بروقت مکمل ہو سکیں۔ میری سر، اس میں یہ گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ پیش کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں رول 240 کے تحت رول 124 کو Suspend کرا کے قرارداد یں پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member to move his resolution? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The honourable Member is allowed to please move his resolution.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ "یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ماتحت عدالتوں میں بعض اوقات عجلت میں دیئے گئے Stay order سے کئی اہم منصوبے التواء کا شکار ہو رہے ہیں جس سے نہ صرف عوام ان منصوبوں کے ثمرات سے محروم رہتے ہیں بلکہ ایسے منصوبوں کی لاگت بھی وقت کے ساتھ ساتھ بڑھنے کا احتمال رہتا ہے جو کہ اس غریب صوبہ کے عوام پر بوجھ ہے، لہذا اعلیٰ عدالتوں کی توجہ اس امر کی جانب دلائے تاکہ اس عمل کا سدباب ہو سکے"۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر صاحب! اس میں تھوڑی ترمیم کے ساتھ یہ کہیں کہ-----

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اس میں آپ یہ کہیں کہ جو عوامی منصوبے ہیں، ان میں Stay order نہ دیا جائے، ہم سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے درخواست کرتے ہیں کہ نیچے عدالتوں کو یہ Instructions دی جائیں۔ ذرا اس طرح کریں کہ کل خدانخواستہ، یہ Subjudice معاملہ ہے، Stay

Judicial ، order ہے، عدالتی معاملے ہیں، کل وہ، آجکل Judicial activism بھی زیادہ ہوا ہے، activism زیادہ ہے، یہ نہ ہو کہ کل سارے اس پر کوئی گڑ بڑ ہو جائے۔ ذرا اس کو اپنے طور پر ٹھیک کر لیں، ہمیں اعتراض نہیں ہے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی منور خان۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: منور خان کو بھی سنتے ہیں۔ جی منور خان، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو، سر۔ اس میں سر، ویسے پہلے بھی As practicing lawyer میں جب وکالت کرتا تھا تو اس وقت یہی معاملہ تھا تو اسی سلسلے میں زمان، صوبے کے چیف جسٹس صاحب نے ماتحت عدالتوں کو اس قسم کی Instructions جاری کی تھیں، ایسے تو اگر آپ بھی، اس طرح کوئی Instruction چیف جسٹس جاری کر لیں کہ اس قسم کی Stay جو اے ڈی پی کی سکیمیں ہیں یا جو اور سکیمیں ہیں، ان پہ اس قسم کی، اس طرح ڈیویلپمنٹ کاموں میں وہ Stay پھر نہیں دی جا سکتی۔

جناب سپیکر: جی جدون صاحب، اس پہ کیا آپ بھی Amendment لانا چاہ رہے ہیں؟

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر! میں بھی اس پر تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب! Specific amendment آپ بنا دیں تاکہ ۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! میں بھی اس پہ یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ میری انفارمیشن کے مطابق Already ہائیکورٹ کے جج صاحبان یا ہمارے سی ایف صوبائی جو ہیں، انہوں نے نیچے عدالتوں کو اس قسم کی Instruction already دی ہے لیکن اس میں پریکٹیکلی کوئی عملدرآمد نہیں ہو رہا۔ ہمارے اپنے علاقے میں Already اس قسم کے کافی پرابلمز ہیں، اس میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ Stay ہو جاتے ہیں، ان کی تاریخیں لگتی رہتی ہیں اور ٹائم اتنا گزر جاتا ہے کہ وہ فنڈز Lapse ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ عبدالاکبر خان، کیا اس پہ۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس طرح تو باتھ روم بھی موجود ہیں کہ کورٹس Public interest کی جو Places ہیں، اس پر Stay نہیں دی سکتیں، یہ تو Already law ہے اور اگر کوئی Specific case

ہو تو وہ الگ بات ہے لیکن Being a legislator ہمیں کورٹس سے اپیل کرنا ہے، یہ تو ہماری ہی ڈیوٹی ہے لیجسلیشن کرنا۔

جناب سپیکر: نہیں عبدالاکبر خان، یہ بات کہ بہت National interest کی کچھ چیزیں ہیں جو Stay کی وجہ سے لٹکی ہوئی ہیں، ابھی اس پر آپ کیا کریں گے ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، اس میں آپ نے یہ نہیں لکھا تھا کہ یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ماتحت عدالتوں میں، یہ صوبائی اسمبلی کو کیوں آپ ایڈریس کرتے ہیں، آپ ایڈریس کریں اس کو چیف جسٹس صاحب کو، تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہوگا اور اس میں آپ نے یہ لکھا ہے کہ Stay order سے کئی اہم منصوبے، اگر اس میں لکھیں کہ کئی عوامی مفاد کے شروع کئے گئے عام منصوبے تو عوامی مفاد اور یہ ذرا ایڈ کر دیں تو میرے خیال میں زیادہ بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: ہمارے رولز میں گورنمنٹ کو ہم کریں گے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اچھا گورنمنٹ کو کہہ دیں گے مگر اس کو عوامی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم گورنمنٹ کو، جی، پیر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ جی پہلے ہم نے پاس کیا تھا۔

جناب سپیکر: اس کو Amend کریں نا ذرا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہم نے جو پہلے پاس کیا تو چیف جسٹس سپریم کورٹ اور چیف جسٹس آف پشاور ہائیکورٹ کو ایڈریس کیا، ابھی قرارداد وہ دارالقضاء کیلئے، نظام عدل کیلئے، تو یہ دوسرے پر ہائیکورٹ کو کہنے میں کیا حرج ہے؟ جب ہم نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں ہم نے ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سے ریکویسٹ کی ہے اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے ریکویسٹ کی ہے۔۔۔۔

(شور)

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر! بجائے اس کے کہ ہم قرارداد کے ذریعے سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: Consensus build up کریں جی۔ جی پیر صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جی میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ مرکزی حکومت کو لکھیں، عدالتوں کو اسمبلی کی قرارداد کے ذریعے سے میں سمجھتا ہوں کہ عدالتوں کی یہ Breach of privilege، ان کی اس کے خلاف یہ چیز آئے گی کیونکہ ہم ایک طرح سے اس ہاؤس کے ذریعے سے عدالتوں کو یا چیف جسٹس کو اس

طرف مائل کرنا چاہتے ہیں۔ میرے خیال میں اس کی نظیر بھی نہیں ملتی کہ کوئی قرارداد چیف جسٹس کی طرف گئی ہو۔ بہتر یہی ہوگا کہ، اس میں ایک ریکویسٹ کی جاسکتی ہے، خط چیف منسٹر صاحب کی طرف سے لکھا جاسکتا ہے کہ جناب اس قسم کی چیز جس میں مفاد عامہ کو نقصان ہوتا ہے تو وہ ایک بہتر راستہ ہوگا بجائے اس کے کہ ہم قرارداد چیف جسٹس کو ایڈریس کریں، آپ مرکزی حکومت یا صوبائی حکومت کو ایڈریس کریں، وہ بہتر رہے گا۔

جناب سپیکر: جی اسراراللہ خان۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: سر! اس میں تو قرارداد پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ Mover ہیں۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، ذرا رک جائیں۔ ثاقب اللہ خان! کچھ اچھی، آپ اس میں کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب! ریزولیوشن، چه څومره قرارداد دی، یو سفارش دے، ریکویسټ دے نو هغه ډائریکټ خی او که د صوبے حکومت تهرو خی، څه فرق نه پریوځی نو په هغے کښے خو څه داسے دغه نه دے۔ مونږ خو څه داسے خبره نه کوؤ چه کیږی نو صوبائی حکومت تهرو تلے شی جی، د هغے څه فرق نه پریوځی جی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! مجھے سنا جائے اس میں۔

جناب سپیکر: جی اسراراللہ خان گنڈاپور صاحب، ذرا کھل کر اس پر بات کریں جی۔

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ جی سر۔ اس میں سر، میری گزارش یہ ہے کہ عدلیہ کے احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے گورنمنٹ سے اپیل کی ہے اور گورنمنٹ ان کے ساتھ Take up کرے۔ ہم نے تو سر، جو ہمارے سامنے مثالیں آئی ہیں ضلعوں میں یا بعض مقامات سے جو ہمارے علم میں ایک بات آجاتی ہے، تو اسی وجہ سے کہ انکی Privacy کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی Prayer ہے، اس کے اگر آخری پیرا میں دیکھیں، "لہٰذا اعلیٰ عدالتوں کی توجہ اس امر کی جانب دلائے تاکہ اس کا سدباب ہوسکے" یعنی وہ اپنے ماتحت کو، ہم ان کو ڈائریکٹ نہیں کہہ رہے، ہم گورنمنٹ سے کہہ رہے ہیں کہ آپ اعلیٰ عدالت سے بات کریں۔ چیف جسٹس صاحب سے لاء منسٹر صاحب بات کریں گے، وہ پھر اپنی ماتحت جوڈیشری کو کہیں گے کہ یہ ایک Concern ہے تو اگر ہم ڈائریکٹ بھیجیں، وہ Interference ہے،

ہم گورنمنٹ کو Empower کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ چیف جسٹس کے ساتھ Take up کرے گی، وہ اپنے Subordinates کو بات کریں گے۔

جناب سپیکر: یہ کسی حد تک Logical سی لگ رہی ہے۔ جی خوشدل خان، تۀ څه وائے پکښے ؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): جی سر۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر! میں نے اس پر کافی سوچا ہے۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسی طریقے سے ہم اس کو پاس کر لیں، بلور صاحب نے جو یہ عوامی مفاد کے متعلق کہا ہے کہ یہ جو عوامی مفاد کے شروع کئے ہوئے ہیں، یہ الفاظ اگر بڑھ جائیں، باقی قرارداد اگر متن وہی رہے تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے، سر۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: اس میں کوئی حرج نہیں ہے سر، پاس کریں، سر۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: میں دوبارہ پڑھ لیتا ہوں، سر۔ میں دوبارہ پڑھ لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: دوبارہ پڑھیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: "یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ ماتحت عدالتوں میں بعض اوقات عجلت میں دیئے گئے Stay order سے کئی عوامی مفاد میں شروع کئے گئے اہم منصوبے التواء کا شکار ہو رہے ہیں جس سے نہ صرف عوام ان منصوبوں کے ثمرات سے محروم رہتے ہیں بلکہ ایسے منصوبوں کی لاگت بھی وقت کے ساتھ ساتھ بڑھنے کا احتمال رہتا ہے جو کہ اس غریب صوبہ کے عوام پر بوجھ ہے، لہذا اعلیٰ عدالتوں کی توجہ اس امر کی جانب دلائیں تاکہ اس عمل کا سد باب ہو سکے"۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی اودریږه د خوشدل خان هم يو ريزوليوش دے۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ(ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ زما د ریزولیوشن بیک گراونډ دے 'پے اینډ پنشن کمیټئ' د فیصلے باره کښے دے، تاسو ته معلومه ده۔

جناب سپیکر: دا به بیا Relaxation غواړی جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: او غواړم خو اول بیک گراونډ لږ بیانومه نو بیا به تاسو ته ریکویسټ کومه۔ د دے جی بیک گراونډ دا دے، تاسو ته معلومه ده چه نن سبا د مهنگائئ ډیر زیات دور دے او هر یو سړے هغے نه زیات تر Affect شوے دے، که هغه د کارخانے یو مزدور دے، که د فیکټرئ یو مزدور دے، که هغه ملازمین دی او بیا سرکاری ملازمین خو ډیر زیات Affect شوی دی۔ ډیره گرانی ده نو په دے سلسله کښے تاسو په اخبارونو کښے به هم گورئ چه پے اینډ پنشن کمیټی میټنگونه کوی او دا یو کال نه راروانه ده میټنگونه کوی خو څه نتیجے ته نه دی رارسیدلے او هغے سره مطلب دے د دے ملازمینو تنخواه نه زیاتیږی نو هغے سره هغه زیات تر متاثر کیږی۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Khushdil Khan Advocate: Mr. Speaker Sir, I beg to move that under rule 240, rule 124 may be suspended enabling me to move a resolution.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Member to move his resolution? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The honourable Member is allowed to move his resolution.

قرارداد

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ(ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ پے اینڈ پنشن کمیٹی جلد از جلد اپنی سفارشات مرتب کرے اور وہ سفارشات یکم جنوری 2010ء سے نافذ العمل ہوں"۔ شکریہ جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted unanimously.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر سر!

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، زهٔ چه کومه خبره کوم، دا د ټولو ممبرانو یو ریکویسټ هم دے جی او دا تاسو اوس هم د درے ریزولیوشنز د پاره Rules suspend کړل جی، Thursday پرائیویټ ممبرز ډے وی او دا رول 22 کښے Proviso ته اوګورئ، بیا به زهٔ تاسو ته اووایم، “Provided further that if any Thursday is appropriated for Government business under the forgoing proviso or is a holiday, Private Members’ business shall have precedence on the next working day” ، جناب سپیکر صاحب، درے هفتے اوشوے جی او په درے هفتو کښے Thursdays او Holidays, according to this rule جی Precedence، پکار دا ده چه اهمیت ورکړے وے، Priority باندے پرائیویټ ممبرز ډے راغلے وے۔ زما ریکویسټ دا دے جی چه دے نه پس دا درے ورځے سبا نه پس چه کوم یو راځی، دا پرائیویټ ممبرز ډے ته کیږی۔ زمونږ بلونه دی، زمونږ دغه دی، سر، هغه دا ریکویسټ دے جی۔ ډیره مهربانی جی۔

جناب سپیکر: دا Holidays خو نه وو، Gazzetted holidays چه وی، هغه Holidays وی خو ټائم به درکوؤ۔ د ګورنمنټ د Business days کښے به تاسو ته خامخا ټائم درکوؤ۔ دے ته به رولز هم هغه کومه۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب! پوائنټ آف آرډر باندے یوه خبره کومه جی چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، اوږدے قصے مه کوئ، دا مونځونه د ټولو نه قضا شو۔

محترمہ نور سحر: سر مونږ قضا شو. اوس سر، هم دا خبره تاسو ته کومه چه ښنګه چه نیشنل اسمبلئ کښے مونږ د پاره وقفه وی نو پکار دی چه زمونږ په اسمبلئ کښے د هم د مونږ وقفه وی او د چائے وقفه وی او هغے نه پس بیا Proceeding چلوئ.

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی.

محترمہ نور سحر: او دویمه، د ثاقب خان خبرے زهٔ تائید کومه چه دا خبره صحیح ده، درے پرائیویٹ ممبرز ډے خو لاړو او رولز کښے دا نشته چه Every day کوم د ګورنمنټ د طرف نه وی نو هغے باندے، تاسو بله ورځ کیږدئ خو دا تاسو کیږدئ.

جناب سپیکر: ٹھیک شو جی، دا د رولز Violation نه دے شوے بی بی.

محترمہ نور سحر: نه سر، زهٔ وایم چه دا Thursday پکښے تاسو کیږدئ، مونږ Legislators یو، پکار ده چه لیجسلیشن اوشی او پرائیویٹ ممبرز ډے باندے زمونږه پرائیویټ بلونه او دا راشی، سر.

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی. جی جاوید عباسی صاحب.

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر. آپ کے چہرے کے آثار دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ ابھی تھوڑی دیر تک آپ نے اس اجلاس کو Adjourn کر دینا ہے، ہماری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ چونکہ ہماری ایڈ جرنمنٹ موشن ڈسکشن کیلئے Accept ہو گئی تھی اور پہلے جب ہم کھڑے ہو کر یہ بات کر رہے تھے تو اس وقت یہاں یہ سمجھ رہے تھے کہ ہم لیجسلیشن کے خلاف ہیں تو ہم نے صرف یہ کہا تھا کہ ہمیں یہ اندازہ تھا، جب آپ اس طرف چلے گئے تو پھر شاید ہماری طرف مڑ کے نہ آ سکیں تو میری بڑی Humble request ہے کہ کل انشاء اللہ ہو رہا ہے تو کل ہمیں ذرا اس میں موقع دیا جائے، کل کیلئے ہماری وہ رکھ لیں. یہ نہ ہو کہ آج چلی جائے اور پھر آپ اس کو چونکہ آج کے ایجنڈے پر تو Extra agenda پہ آ گئی تھی تو یہ اگر اس کو اس طرح کر لیں جناب سپیکر، کل کیلئے-----

جناب سپیکر: آپ کو انشاء اللہ Accommodate کریں گے. ابھی کل کا ایجنڈا تو ایشو ہو چکا ہے.

جناب محمد جاوید عباسی: اچھا سر.

جناب سپیکر: تواس کوابھی کریں گے انشاء اللہ لیکن ابھی آپ بھی میری بھی ذرا گزارش سن لیں کہ میں کہاں جارہاہوں ؟اجلاس کو مورخہ 15 فروری 2010ء بروز پیر سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ کل کیلئے جوایجنڈا تقسیم کیا گیاہے،اسے 15 فروری کیلئے اب Consider کریں۔ تھینک یو۔

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 15 فروری 2010ء سہ پہر چار بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)